لودیکیہ کا کلیسیائی زمانہ

LAODICEAN CHURCH AGE

لودیکیہ کی کلیسیا

لودیکیائی زمانہ

مکاشفہ3:14_22

''اورلودیکیہ ءکی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ:۔
جوآمین اورسچااور برحق گواہ اورخدا کی خلقت کا مبداء
ہے۔وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا
ہوں۔کہ نہ تو سرد ہے نہ گرم۔کاش کہ تو سرد یا گرم ہوتا۔
پس چونکہ تو نہ تو گرم ہے نہ سرد۔بلکہ نیم گرم ہے۔اس
لیے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔اور
چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں اور مالدار بن
گیا ہوں۔اورکسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ جانتا ہوں کہ تو
کمبخت اور خوامہ اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔اسلیے
کہ میں تجھے صلاح دیتا ہوں۔کہ مجھ سے آگ میں تپایا
ہوا سونا خرید لے۔تاکہ دولتمند ہوجائے اور سفید
پوشاک ہے۔تاکہ تو اسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر
ہونے کی شرمندگی نہ اٹھائے۔اورآنکھوں میں لگانے
کے لیے سرمہ لےتاکہ تو بینا ہوجائے۔میں جن جن کو
عزیز رکھتا ہوں۔ان سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔
پس سرگرم ہوااور توبہ کر۔دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہو
اکھٹکھٹاتا ہوں۔اگر میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو
میں اسکے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔
اوروہ میرے ساتھ جو غالب آئے۔میں اسے اپنے
تخت پر بٹھاؤں گا۔جس طرح کہ میں غالب آکر اپنے
باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔جس کے کان
ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے''۔

''لودیکیہ کا شہر''

لودیکیہ ء کا نام:۔ جس کا مطلب ہے ''لوگوں کے حقوق'' ایک خام نام تھا۔ جوان شاہی بیگمات کے اعزاز میں جن کا نام لودیکیہ ء ہوا کرتا تھا۔ کئی شہروں کے دیا گیا تھا۔ یہ شہر ایشیائے کوچک میں سیاسی اعتبار سے بہت اہم اور مالی لحاظ سے ترقی کرنے والے شہروں میں سے ایک تھا۔ معروف شہری اپنی جائیداوں کا بیشتر حصہ شہر کے نام پر وقف کر دیا کرتے تھے۔

یہاں علم طلب کا ایک بہت بڑا مرکز بھی تھا۔ اور یہاں کے شہری سائنس اور فنی کمالات میں سے ایک امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔ چونکہ یہ پچیس شہروں کا صدر مقام تھا اس لیے اس کو دارالخلافہ بھی کہا جاتا تھا۔ جس دیوتا کی وہاں پرستش ہوتی تھے۔ اسکا نام ''زیوس'' تھا۔ دراصل کسی وقت وہ اس شہر کو اپنے دیوتا کے اعزاز میں دیاپس بھی کہا کرتے تھے۔ جس کا مطلب ہے ''وزیوس کا شہر'' چوتھی صدی میں یہاں ایک نہایت ہی اہم کلیسیا ئی کونسل منعقد ہوئی۔ لگاتار زلزلوں نے آخر اس شہر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

اس آخری دور کی کلیسیا کی خصوصیات موجود دور زمانے کی جس میں کہ اب ہم رہ رہے ہیں۔ کس قدر بہتر انداز سے نمائندگی کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر وہاں ایک ہی دیوتا ''زیوس'' کی جو تمام دیوتاؤں کا سردار اور باپ مانا جاتا تھا۔ پرستش ہوتی تھی۔ یہ بیسویں صدی کے خدائے واحد کا جو ہم سب کا باپ ہے۔

مذہبی عنوان کا پیش خیمہ ہ۔ جس نے انسانی بھائی چارے کی بنیاد ڈالی یہاں تک کہ اب پروٹسنٹ اور کیتھولک لوگ یہودیوں اور ہندوؤں کو سبھی اس خیال سے متحد کر رہے ہیں کہ آپس کی باہمی عبادت کی صورت میں ہماری باہمی محبت سمجھ اور ایک دوسرے کی دیکھ بھال میں اضافہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اب کیتھولک اور پروٹسنٹ اپنی تعلیم شدہ خواہش کے ساتھ اس اتحاد کا میدان تیار کرنے کے لیے ایک حقیقی جدوجہد کر رہے ہیں۔ کہ باقی لوگ بھی ان کی پیروی کریں گے۔ یہی رویہ اقوامِ متحدہ کی تنظیم کے اندر بھی اپنایا گیا۔ جب کہ دنیا کے رہنماؤں نے روحانی پرستش کے کسی ایک نظریے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ان تمام عقائد کو محض اس امید پر بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ کہ ہم چونکہ سب ایک ہی نشانہ اور مقصد ہے۔ اور بنیادی طور پر سب ہی درست ہیں اس لیے تمام مذاہب کی سطح ایک ہی ہے۔

ذرا لودیکیہ کے نام پر غور فرمائیں ''لوگوں کے حقوق یا لوگوں کا انصاف'' کیا بیسویں صدی کے کلیسیائی دور کے علاوہ کوئی ایسا دور رہا ہے کہ تمام قوموں کھڑا ہونے اور سماجی اور مالی طور پر برابری کے حقوق کا تقاضا کرنے پر آمادہ کیا ہو؟ یہ مساوات کا زمانہ ہے۔ جس میں ہر شخص اپنے آپ کو برابر سمجھتا ہے۔ چرجائیکہ ایک نظریہ ہے۔ یہ ایک ایسی سیاسی پارٹیوں کا زمانہ ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو ''کرسچئن ڈیموکریٹک۔ کرسچئین سوشلسٹ اور کرسچئیں کامن دیلتھ فیڈریشن کے نام سے منسوب کر رکھا ہے۔ ہمارے آزاد خیال علم الٰہیات کے ماہرین کے مطابق یسوع نظریہء مساوات کا حامل تھا۔ اور ابتدائی کلیسیا نے بھی روح القدس کی رہنمائی کے تحت مساوات کی حقوق کی۔ اور آج ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

جب قدیم لوگوں نے لودیکیہ ک وارالسلطنت نام دیا۔ تو وہ مستقبل دنیا کی ایک واحد حکومت کی طرف نظریں لگائے ہوئے تھے۔ جس کو قائم کرنے کی اب کوشش کی جارہی ہے۔ جونہی ہم اس شہر کے متعلق سوچتے ہیں کہ وہ ایک عظیم کلیسیائی مجلس کا مقام تھا۔ تو اس میں ہم اس عالمگیر تحریک کے عکس کو دیکھتے ہیں۔ جو آج دنیا کے اندر وجود میں آرہی ہے اور ہم بہت جلد تمام پرائے نام مسیحیوں کو اس میں اکھٹا ہوتے دیکھیں گے۔ بے شک کلیسیا اور حکومت۔ مذہب اور سیاست باہم مل رہے ہیں۔ کڑوے دانوں کے گھٹے باندھے جارہے ہیں۔ اور گیہوں جلد ہی کھتے میں جمع کیے جانے کے لیے تیار ہونگے۔

یہ زلزلوں کا شہر بھی تھا۔ اوران زلزلوں نے آخر کار اسے مکمل طور پر برباد کر دیا۔ اس طرح خدا اس تمام دنیا کو جو اس پرانی کسبی کی محبت میں مبتلا ہو چکی ہے۔ بلا کر اس دور کا خاتمہ کردے گا۔ اس سے نہ صرف دنیاوی نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ بلکہ یہ زمین بھی ہلا دی جائے گی۔

یہ شہر دولت مند تھا۔ اور دولت مند لوگوں نے اسے وصیت کے طور پر چھوڑا ہوا تھا۔ یہاں سائنس کی کثرت تھی۔ اور تہذیب وتمدن کا گہوارہ تھا۔ اور یہ بات آج کل کے ساتھ کس طرح ملتی ہے۔ کہ کلیسیا دولت مند ہیں۔ عبادتیں خوبصورت اور باضابطہ ہیں لیکن سرد اور مردہ۔ روح کے دیئے ہوئے کلام کی جگہ تہذیب وتمدن

نے لے لی ہے۔اورایمان کی جگہ سائنس سبقت حاصل کررہی ہے۔اورانسان مادہ پرستی کا شکاررہ گیا ہے۔ ہرلحاظ سے قدیم لودیکیہ اس بیسویں صدی کے لودیکیائی زمانے میں دوبارہ لیتا دکھائی دے رہا ہے۔ خدا کی رحمت سے کاش جن کے سننے کے کان ہوں وہ سن کران میں سے باہر نکل آئیں اوران کی گناہوں اور ان کی عدالت میں شریک نہ ہوں۔

''لودیکیائی زمانہ''

لودیکیائی زمانہ بیسویں صدی کے آغاز میں غالباً 1906ء میں شروع ہوا۔ یہ کب تک رہے گا؟ خدا کا ایک خادم ہونے کی حیثیت سے جس نے بہت سی رویتیں دیکھی ہیں۔اوران میں کبھی ایک بھی ناکام نہیں ہوئی مجھے پیشنگوئی کرنے دیں (میں نبوت نہیں کرتا بلکہ پیشنگوئی کرتا ہوں) کہ یہ دور 1977ء تک ختم ہوجائے گا۔اگرآپ یہاں میرے ذاتی بیان کودرگزرکریں تو میں یہ پیشنگوئی ان سات بڑی اورلگاتار رویتوں کی بنیاد پرکروں گا۔جومیں نے جون 1933ء کے ایک اتوار کی صبح کو دیکھیں خداوند یسوع مسیح نے میرے ساتھ کلام کیااورکہا کہ خداوند کی آمد نزدیک آرہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ وہ آئے سات بڑے واقعات وقوع میں آئیں گے۔میں نے ان سب کولکھ لیا۔اوراسی صبح خداوند کے مکاشفہ کو پیش کردیا۔پہلی رویا یہ تھی کہ

(۱)۔میسولینی ایتھوپیا پر حملہ کرے گا اور وہ قوم اس کے قدموں پرگرپڑے گی۔اس حقیقت نے بہتوں پرالٹا اثر کیا۔اورجب میں نے اس طرح کہا۔تو بعض لوگ بہت خفا ہوئے۔اورانہوں نے اس کا یقین نہ کیا یہ ٹھیک اسی طرح ہوا۔وہ اپنے جدید اسلحہ کے ساتھ اس میں داخل ہوااوراس پرقبضہ کرلیا۔اوردیسی لوگوں کوموقع نہ ملا۔لیکن رویا نہ یہ بھی بتایا۔کہ میسولینی کا انجام بہت ہی ہولناک ہوگا۔اوراس کے اپنے لوگ ہی اس کے مخالف ہوجائیں گے۔یہ بالکل ویسے ہی ہوا۔جیسے کہ یہ کہا گیا تھا۔

(۲)۔اگلی رویا میں یہ بتایا گیا تھا کہ آسٹریلیا کا ایک باشندہ بنام ایڈولف ہٹلر جرمنی میں ایک عامر کی حیثیت سے اٹھے گا۔اوروہ تمام دُنیا کو جنگ میں جھونک دے گا

۔اس میں بارودی سرنگوں کی قطار کو دکھایا گیا۔اور یہ بھی کہ ہمارے دوستوں کو کس طرح ہولناک وقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔پھر اس میں یہ بھی دکھایا گیا۔کہ ہٹلر ایک پُراسرار خاتمے کو پہنچے گا۔

(۳)۔تیسری رویا کا تعلق دنیا کی سیاست سے تھا۔اس میں مجھے دکھایا گیا کہ دنیا میں تین نظام ہوں گے ۔فاشزم، نازی ازم، اور کمیونزم۔لیکن پہلے دو کو تیسرا نگل لے گا۔پھر ایک آواز نے متنبہ کیا۔کہ روس پر نظر رکھو روس پر نظر رکھو۔اپنی آنکھیں شمال کے بادشاہ کی طرف لگائے رکھو۔"

(۴)۔چوتھی رویا نے سائنس کی عظیم برتری کو دکھایا۔جو دوسری عالمگیر جنگ کے بعد ہوگی۔اس رویا میں ایک ایسی موٹر کو دکھایا گیا جو پلاسٹک کی بنائی ہوئی تھی۔اور اس کی چھت بلبلے کی مانند تھی۔جو دور تک قابو میں رکھنے کے نظان کے تحت خوبصورت سڑکوں پر دوڑ رہی ہے اور لوگ اس موٹر کو گھومانے والے پہیئے کے بغیر بیٹھے اپنی تفریح کے لئے کوئی کھیل کھیلتے نظر آرہے تھے۔

(۵) پانچویں رویا کا تعلق ہمارے دور کے اخلاقی مسائل کے ساتھ تھا جس کا مرکز زیادہ تر عورت تھی۔خدا نے مجھے دکھایا کہ عورت نے ووٹ کا حق حاصل کرنے کے بعد اپنے مقام سے ہٹنا شروع کر دیا۔پھر انہوں نے اپنے بالوں کو کٹوا دیا۔جس نے ظاہر کیا کہ وہ مرد کے تابع نہیں ہیں۔بلکہ اس نے مساوی بلکہ بعض باتوں میں مساوی حقوق سے بھی زیادہ کا مطالبہ کیا۔انہوں نے مردوں کا لباس اپنا لیا اور وہ برہنگی کی حالت تک پہنچ گئیں۔حتیٰ کہ آخری تصویر جو میں نے دیکھی وہ ایک ایسی عورت کی تھی جس کے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا ماسوائے انجیر کے پتے نما ایک چھوٹے سے ایک جھاڑو کے اس رویا کے ساتھ میں نے اس دنیا کی ہولناک گمراہی اور اخلاقی پستی کو دیکھا۔اس کے بعد چھوٹی رویا میں امریکہ کے اندر ایک عورت اٹھی جو نہایت خوبصورت تھی مگر ظالم۔اس نے لوگوں کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں کر لیا۔میرا ایمان تھا کہ یہ رومن کیتھولک کلیسیاء کا برسراقتدار آتا ہے۔تاہم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کسی ایسی عورت کی رویا بھی ہو سکتی ہے جو امریکہ میں عورتوں کے مقبول ووٹنگ کے ذریعے ایک زبردست قوت کے ساتھ اٹھے۔

آخری اور ساتویں رویا میں میں نے ایک خوفناک

دھماکے کی آواز کو سُنا جونہی میں نے دیکھنے کے لئے منہ پھیرا میں نے تمام امریکہ میں آتش فشاں کے ٹکڑوں اور دھوئیں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

ان سات رویتوں اور اس زبردست تبدیلی کے ایماء پر جو گزشتہ پچاس سالوں کے دوران دنیا میں واقع ہوئی ہے میں پیشنگوئی کرتا ہوں (میں نبوت نہیں کرتا) کہ یہ تمام رویتیں 1977ء تک پایہ تکمیل تک پہنچیں گی۔ اگرچہ بہت سے لوگ محسوس کریں گے کہ یہ ایک غیر ذمہ دارانہ بیان ہے۔ اس لئے کہ یسوع نے فرمایا کہ "اس دن اور گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا"۔ تو بھی تیس سال گزر جانے کے بعد اب بھی میں پیشنگوئی کو برقرار رکھتا ہوں اس لئے کہ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ کوئی شخص اس سال اس مہینے یا ہفتے کو نہ جان سکے گا جس میں اس کا آنا ہوگا۔ لہٰذا میں اسے پھر دھراتا ہوں میں سنجیدگی سے ایمان رکھتا ہوں اور کلام کا نجی طالب علم ہونے کی حیثیت سے الٰہی تحریک کے ذریعے اس کو برقرار رکھتا ہوں۔ کہ 1977ء دنیا کے نظام کو معطل کر کے ہزار سالہ بادشاہت کا نقیب ہوگا۔

اب مجھے یہ پوچھنے دیں۔ کہ کیا کوئی شخص ان رویتوں میں کسی ایک کو خط ثابت کر سکتا ہے؟ کیا یہ سب پوری نہ ہو ہیں؟ ہاں! ان میں سے ہر ایک پوری ہوئی یا پوری ہو رہی ہیں۔ عیسولینی نے ایتھوپیا پر کامیاب حملہ کیا۔ اس کے بعد وہ گر پڑا۔ اور سب کچھ کھو بیٹھا۔ ہٹلر نے جنگ شروع کی۔ اور ابھی وہ اس کو ختم بھی نہ کر سکا۔ کہ وہ پر اسرار طور پر مر گیا۔ کمیونزم نے باقی دو نظاموں کو ہڑپ کر لیا۔ پلاسٹک کی بلبلے جیسی موٹر کار اب بنائی جا چکی ہے۔ اور اب صرف سڑکوں کے جالوں بچھائے جانے کی منتظر ہے۔ عورتیں تقریباً بالکل برہنہ ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ اب وہ غسل کرنے کا ایک ایسا لباس پہن رہی ہیں۔ جس کا بالائی حصہ سرے سے ہے ہی نہیں۔ گزشتہ روز میں نے ایک رسالے کے اندر ٹھیک اسی لباس کو دیکھا جو میں نے رویا میں دیکھا تھا۔ اور اس پر کالے رنگ کے تین چھوٹے چھوٹے نشان تھے جنہوں نے دونوں چھاتیوں کے معمولی سے حصے کو ڈھانپ رکھا تھا اور نیچے بھی کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا پیش بند تھا۔ کیتھولک کلیسیا اب کھڑی ہو رہی ہے۔ ایک کیتھولک صدر ہو چکا ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ اب دوسرا بھی ہوگا۔ اب پیچھے کیا رہ گیا ہے؟ کچھ بھی نہیں

ماسوائے عبرانیوں 12:26 کے کہ ''اس کی آواز نے اس وقت تو زمین کو ہلا دیا۔ مگر اب اس نے وعدہ کیا ہے کہ ایک بار پھر میں فقط زمین کو نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دونگا''۔ خدا ایک مرتبہ پھر زمین کو ہلا دے گا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی ہر ڈھیلی شے کو جو ہلائی جا سکتی ہے۔ ہلا دے گا۔ اور پھر اس کو نیا بنا دے گا۔ گزشتہ مارچ 1964ء میں گڈ فرائیڈے کے روز الاسکا کے بھونچال نے تمام دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور اگرچہ اس نے تہس نہس نہیں کیا۔ تو بھی دنیا کو جنبش دے کر خبردار کر دیا تھا۔ کہ وہ جلد ہی ایک بہت بڑے پیمانے پر کیا کرنے والا ہے۔ میرے بھائی اور میری بہن وہ اس گناہ کے سبب لعنتی دنیا کو برباد کر دے گا۔ اور صرف ایک ہی جگہ ہے۔ جو اس دھماکے کے سامنے ٹھہر سکتی ہے۔ اور وہ ہے خداوند یسوع مسیح کا گلہ۔ چنانچہ اب جبکہ خدا کا رحم آپ کو مل سکتا ہے۔ میں آپ سے التماس کرونگا کہ آپ اپنی تمام زندگی یسوع مسیح کے سپرد کریں۔ جو ایک وفادار چرواہے کی مانند آپ کو بچائے گا۔ اور آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور آپ کو بے عیب کے کے جلال میں بڑی خوشی کے ساتھ پیش کرے گا۔

پیامبر

مجھے بڑا شک ہے کسی دور نے حقیقت میں اس پیامبر کو پہچانا ہو۔ جسے خدا نے اس زمانے کے لیے بھیجا ہو۔ ماسوائے پہلے دور کے جس کا پیامبر پولس تھا۔ گو کہ اس زمانے میں بھی لوگوں نے اسے وہی تسلیم نہ کیا جو کچھ وہ تھا۔

اب جس دور میں ہم گزر رہے ہیں۔ یہ بہت قلیل مدت کا ہوگا۔ چونکہ واقعات بڑی تیزی سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ اس لیے لودیکیہ کی کلیسیا کے پیامبر کو خواہ اس وقت ہم نہ بھی جانتے ہوں تو بھی اسے اب یہاں موجود ہونا چاہیے۔ تاہم اس کے لیے ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہ عیاں ہو چونکہ ہمارے پاس کلام ہے۔ جو اس کی خدمت کے متعلق بتاتا ہے۔ اس لیے میں اس کو ثابت کر سکتا ہوں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ پیامبر ایک نبی ہوگا۔ اسکے پاس نبی کا عہدہ ہوگا۔ اس کی خدمت انبیا نہ ہو گی۔ چونکہ جو نبوت وہ کریگا یا رویا دیکھے گا۔ وہ ''روشن

کلام" ہوگا۔اس لیے وہ ہمیشہ پورا ہو کر رہے گا۔ بدیں وجہ اس کی خدمت پختہ طور پر کلام پر نہ ہوگی۔ اسکی صحت کلامی ہی اس کے بنی ہونے کی تصدیق کرے گی۔اور اس کا ثبوت کہ وہ ایک بنی ہوگا۔مکاشفہ دس باب میں اس طرح پایا جاتا ہے۔لیکن ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانے میں جب وہ نرسنگا پھونکنے کو ہوگا۔ تو خدا کا پوشیدہ مطلب جو اس نے اپنے بندوں اور بنیوں کی معرفت فرمایا ہے۔ پورا ہوگا۔اب یہ شخص جس کو آیت ہذا میں ایک فرشتہ کہا گیا ہے۔شہنشاہ جیمز کے ترجمے کے مطابق یہ کوئی آسمانی فرشتہ نہیں ہے۔ چھٹے نرسنگے والا فرشتہ جو آسمانی ہے وہ مکاشفہ 9:12 میں ہے۔اور اس کے ساتھ کا ساتواں مکاشفہ 11:7 والا ساتویں زمانے کا پیامبر ہے۔اور یہ ایک انسان ہے۔ وہ خدا کی طرف سے پیغام لے کر آئے گا اور اسی کا پیغام اور اس کی خدمت خدا کے بھید کو پورا کر دے گا۔ جیسا کہ اس نے اپنے بندوں نبیوں پر ظاہر کیا ہے۔خدا اس آخری پیامبر کو بنیوں جیسی حیثیت بخشے گا۔اس لیے کہ وہ ایک بنی ہے۔ چونکہ پہل زمانے میں پولس بھی اس قسم کا پیامبر تھا۔اس لیے آخری زمانہ بھی ویسا ہی پیامبر حاصل کرے گا۔عاموس 3:6_7 "کیا یہ ممکن ہے کہ شہر میں نرسنگا پھونکا جائے۔اور لوگ نہ کانپیں؟ یا کوئی بلا شہر پر آئے اور خداوند نے اسے نہ بھیجا ہو یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا۔جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گزار بنیوں پر پہلے آشکار نہ کرے۔

جب یسوع کی گرج کی آوازیں پیدا ہوئیں۔تو وہ آخری زمانے کا وقت تھا۔مکاشفہ 10:4_3 "اور ایسی بڑی آواز سے چلایا۔جیسے ببر دھاڑتا ہے۔اب وہ چلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں۔اور جب گرج کی ساتویں آوازیں سنائی دے چکیں تو میں نے لکھنے کا ارادہ کیا اور آسمان پر سے یہ آواز آتی سنی جو باتیں گرج کی ان سات آوازیں سے سنی ہیں ان کو پوشیدہ رکھ اور تحریر نہ کر۔ان گرج کی آوازیں میں کیسا تھا؟۔لیکن یہ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔اور اس کے لیے ایک بنی کی ضرورت ہے تا کہ وہ مکاشفہ حاسل کریں خدا کے پاس اپنے مکاشفہ کا عیاں کرنے کا ذریعہ ماسوائے بنی کے اور کوئی نہیں کلام ہمیشہ ایسے ہی ہوتا رہے گا۔اسلیے کہ اگر ہم کلام کی معمولی تحقیق بھی کریں۔تو ہمیں یہ ثبوت ملے گا۔ یہ خدا کا ایک طریقہ

ہے لوگ ابھی انتظام سے الگ ہوئے لاتبدیل خدا نے اپنے لاتبدیل طریقوں کے ذریعے ہر زمانے میں ایک نبی کو بھیجا علم الہیات کو جاننے والے اور عام لوگ دونوں ہی جب کلام سے منحرف ہوئے تو خدا نے ہمیشہ ان لوگوں کے پاس اپنے خادموں کو بھیجا۔ (لیکن علم الہیات کے ماہرین سے الگ تا کہ وہ غلط تعلیم کو درست کریں اور لوگوں کو خدا کے پاس لانے کے لیے ان کی رہنمائی کریں۔

چنانچہ اب ہم ساتویں زمانے کے پیامبر کو آتا دیکھ رہے ہیں اور وہ ایک ہی نبی ہے۔ مکاشفہ 10:7 میں ہم اس پیامبر کو آتا دیکھتے ہیں بلکہ کلام یسوع کی دوسری آمد سے پیشتر ایلیاہ کے آنے کا بھی ذکر کرتا ہے۔ متی 17:10 اور اسکے شاگردوں نے اس سے یہ کہہ کر پوچھا کہ پھر فقیہ کیونکہ کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے۔ یسوع نے کہا ایلیاہ البتہ آئے گا۔ اور سب کچھ بحالی کرے گا خداوند کی آمد شے پیشتر ایلیاہ آئے گا۔ تا کہ کلیسیا میں بحالی کے کام کو کرے یہی وہ بات ہے جو ملاکی نبی 4:5 میں کہتا ہے کہ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کے طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔ مبادا میں آؤں اور زمین کو ملعون کرونگا۔ اس میں شک نہیں کہ یسوع کی آمد سے پیشتر ایلیاہ ضرور آئے گا تا کہ ایک خاص کام کر سرانجام دے اور وہ کلام ملاکی 4:6 ایک حصہ ہے وہاں لکھا ہے کہ وہ بیٹے کا دل باپ کی طرف مائل کرے گا؟

وہ بات جس سے ہم جانتے ہیں کہ یہ خاص ہی کام ہوگا۔ یہ ہے کہ اسنے پہلے ہی اس حصے کو کہ "وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف مائل کرے گا"۔ اسوقت پورا کیا ---------۔ جب ایلیاہ کی خدمت یوحنا بپتسمہ دینے والے میں تھی۔

اور وہ ایلیاہ کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا کہ والدوں کے دل اولاد کی طرف سے نافرمانوں کو راستبازوں کی دانائی پوچھنے کی طرف پھرے اور خداوند کے لیے ایک مستعد قوم تیار کرے یوحنا کی خدمت کے ذریعے صرف والدوں کے دل اولاد کی طرف مائل کئے گئے۔ اور ہم اسے اس لیے جانتے ہیں کہ یسوع نے ایسے کہا ہے لیکن یہاں یہ نہیں

لکھا۔ بیٹوں کے دل بھی باپ کی طرف مائل کیئے گئے۔
یہ بات کیئے جائیں یوحنا نے یسوع کے لیے والدوں کو
تیار کیا کہ وہ بیٹوں کو گلے میں خوش آمدید کہہ سکیں۔
اوراب یہ نبی جس پر کہ ایلیاہ کی روح آ کر ٹھہرے گی۔
بیٹوں کو تیار کرے گا کہ وہ یسوع کو خوش آمدید کہہ سکیں
یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بھی ایلیاہ کہا۔ متی
17:12 میں لکھا ہے کہ۔۔۔۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ
ایلیاہ تو آ چکا اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا
سکے ساتھ کیا۔ یسوع کا یوحنا کا ایلیاہ کہنے کا سبب یہ
تھا کہ جو روح ایلیاہ پر تھی وہی واپس آ کر یوحنا پر ٹھہری
بالکل اسی طرح اخی اب کے دورِ حکومت میں وہ الیشع
پر آ کر ٹھہری ہوئی تھی۔ اور جب یسوع کی دوسری آمد
سے پیشتر ایک بار پھر وہ ایک اور شخص پر آ کر ٹھہرے
گی۔ وہ شخص ایک ہی نبی ہوگا اور اس کی اس حیثیت کی
تصدیق خدا کرے گا۔ کیونکہ یسوع نے جس طرح یوحنا
کی تصدیق کی تھی اسی طرح اسکی تصدیق روح القدس
کرے گا تاکہ اس نبی کی خدمت میں بڑے اور عجیب
وغریب ظہور وقوع پزیر ہوں۔ نبی ہونے کی وجہ سے
اسکے ہر مکاشفہ کی تصدیق وگی اور اس کی ہر ایک منکشف

بات پوری ہو کر رہے گی ایمان کی بدولت اس کے حکم
سے قدرت والے عجیب وغریب کام ہونگے اور وہ اس
پیغام کو پیش کرے گا جو خدا نے اسے اپنی قدرت اور
سچائی کی طرف واپس لانے کے لیے کلام میں دیا ہوگا
کچھ لوگ اس کی سنیں گے لیکن اکثریت ظاہرواری کی
وضع اختیار کر کے اسے رد کر دے گی۔
چونکہ مکاشفہ 10:7 والا نبی پیغمبر وہی ہوگا جس کا ذکر ملا
کی 4:5_6 میں ہے اس لیے وہ قدرتی طور پر ایلیاہ
اور یوحنا کی مانند ہوگا وہ دونوں ایسے شخص تھے جو اپنے
وقت کے تسلیم شدہ مذہبی مدرسوں سے الگ تھلگ تیار
کیئے گئے۔ دونوں بیابان میں رہنے والے تھے دونوں
نے صرف اسی وقت کلام کیا جب ان کو مکاشفہ کے
ذریعے خدا کی طرف سے براہ راست ”خداوند یوں
فرماتا ہے۔ ہوا۔ دونوں نے اپنے دور کے مذہبی
نظاموں اور رہنماؤں کی سرزنش کی۔ لیکن انہوں نے
صرف ایسا ہی نہیں کیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کے بھی
تادیب کی جو خود بگڑے ہوئے تھے اور دوسروں کو بھی
بگاڑ رہے تھے اس کے علاوہ اس بات پر غور کریں کہ ان
دونوں نے بداخلاق عورتوں اور ان کی روشوں کے

خلاف بھی بنوت کی۔ ایلیاہ ایزبل کے خلاف چلا اٹھا اور یوحنا نے فلپس کی بیوی ہیرودیاس کو لعن طعن کی۔ اگرچہ وہ شخص لوگوں میں مقبول نہ ہوگا تو بھی خدا کی طرس سے تصدیق شدہ ہوگا۔ اور جس طرح یسوع نے یوحنا کی تصدیق اور روح القدس نے یسوع کی اسی طرح ہمیں قومی امید رکھنی چاہیے۔ کہ روح القدس اسکی تصدیق بھی ان قدرت والے کاموں کے ذریعے کرے گا۔ جو غیر متنازعہ ہوں گے۔ اور کسی دوسری جگہ نہ پائے جائیں گے پھر یسوع خود بھی واپسی پر اس طرح تصدیق کریگا۔ جیسے کہ اسنے یوحنا کی تھی جس طرح یوحنا نے گواہی دی کہ یسوع آرہا ہے۔ اسی طرح یہ شخص بھی گواہی دے گا کہ یسوع آرہا ہے۔ یہاں تک کہ یسوع کی آمد بذاتِ خود اس بات کی گواہ ہوگی کہ یہ شخص واقعی اس کی دوسری آمد کا پیش رو تھا چونکہ غیر قوموں کی معیاد کا خاتمہ بذاتِ خود یسوع کا ظہور ہوگا۔ اس لیے کہ یہ آخری ثبوت ہے کہ یہ واقعی ملاکی چوتھے باب کا بنی ہے۔ لیکن اسکے بعد جن لوگوں نے اسے ٹھکرا دیا ہوگا ان کے لیے مزید کوئی وقت نہ ہوگا۔

ان آخری دنوں نے بنی کو مزید متعارف کرانے کے سلسلے میں آیئے ہم اس بات کو خاص طور پر ملاخط کریں کہ متی 11:12 کا نبی یوحنا بپتسمہ دینے والا تھا۔ جس کی پیشنگوئی ملاکی 2:1 میں کی گئی تھی کہ "دیکھو! میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو۔ ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ متی 11:1_12 میں لکھا ہے کہ یسوع اپنے بارہ شاگردوں کے حکم دے چکا تو ایسا ہوا کہ وہاں سے چلا گیا تاکہ ان کے شہروں میں تعلیم دے اور منادی کرے اور یوحنا نے قید خانہ میں مسیح کے کاموں کا حال سن کر اپنے شاگردوں کی معرفت اسے پچھوا بھیجا کہ آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ جو کچھ تم دیکھتے اور سنتے ہو جا کر یوحنا سے بیان کردو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے ہیں کوڑھی صاف کیے جاتے ہیں اور بہرے سنتے ہیں اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور مبارک ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔ جب وہ روانہ ہوئے

تو یسوع نے یوحنا کی بابت لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتے ہوئے سرکنڈے کو؟ تو پھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہین کپڑے پہنے؟ دیکھو جو مہین کپڑے پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے گھروں میں ہوتے ہیں تو پھر کیوں گئے تھے کیا نبی کو دیکھنے؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ بلکہ نبی سے بڑے کو۔ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ "دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیرے آگے تیار کرے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اس سے بڑا ہے اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زور آور۔ اسے چھین لیتے ہیں۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے یہ پہلے ہی پورا ہو چکا ہے لیکن اب ملاکی 6-4:1 کو ملاحظ فرمائیں وہاں لکھا ہے کہ "دیکھو وہ دن آتا ہے جو بھٹی کی مانند ہو گا تب سب مغرور اور بدکردار بھوسے کی مانند ہونگے۔ اور وہ دن ان کو ایسا جلائے گا کہ شاخ و بن کچھ نہ چھوڑے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے لیکن تم جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو۔ آفتاب صداقت طالع ہو گا اور اس کی کرنوں میں شفا ہو گی اور تم گاؤخانہ کے بچھڑوں کی طرح کودو پھاندو گے اور تم شریروں کو پائمال کرو گے کیونکہ اس روز وہ تمہارے پاؤں تلے کی راکھ ہونگے۔ رب الافواج فرماتا ہے۔

تم میرے بندہ موسیٰ کی شریعت یعنی ان فرائض و احکام کو جو میں نے حرب پر تمام بنی اسرائیل کے لیے فرمائے۔ یاد رکھو" دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا مبادا میں آؤں اور زمین کو ملعون کروں۔ اب دیکھیں کہ اس ایلیاہ کے آنے کے بعد زمین کو آگ کے ذریعے پاک کیا جائے گا۔ اور بدکار لوگ جل کر راکھ ہو جائیں گے بے شک یہ بات یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وقت (جو اپنے وقت کا ایلیاہ تھا) پوری نہ ہوئی جب خدا کے روح نے ملاکی 3:1 میں اپنے پیغمبر یوحنا کی بابت پیشنگوئی کی تو وہ در اصل اس پرانی پیشنگوئی کو دہرا رہا تھا جو اس نے تقریبا تین سو سال پہلے یعسیاہ 40:3 میں کی ہوئی تھی"۔ پکا

رنے والے کی آواز بیاباں میں خداوند کی راہ درست
کروصحرا میں ہمارے خدا کے لیے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر
ایک نشیب اونچا کیا جائے گا اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا
پست کیا جائے گا یوحنا نے یعسیاہ 40:3
اور ملاکی 3:1 کے مطابق روح القدس کے ذریعے متی
3:3 میں آواز دی یہ وہی ہے جس کا ذکر یعسیاہ بنی کی معر
فت یوں ہوا کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی
ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرواس کے راستے سیدھے بناؤ
۔چنانچہ ان سوالوں کے ذریعے ہم اچھی طرح دیکھ سکتے
ہیں کہ ملاکی تیسرے باب کا بنی جو کی یوحنا تھا وہ ملاکی
چوتھے باب کا بنی نہ تھا گو کہ یوحنا اوران آخری دنوں
کے بنی کے اوپر وہی روح ہوگی جو ایلیاہ پر تھی۔

اب ملاکی چوتھے باب اور مکاشفہ 10:7 کا پیامبر دو
کام کرے گا۔

اول۔ملاکی چوتھے باب کے مطابق وہ بیٹے کا دل باپ
کی طرف مائل کرے گا۔

دوئم۔وہ مکاشفہ کے دسویں باب کی دس گرجوں کا جن کا
ذکر مکاشفہ کے سات مہروں میں ہے آشکارہ کرے گا۔
یہ الٰہی طور پر منکشف بھیدوں کی سچائی ہوگی جو حقیقی
معنوں میں بیٹوں کا دل پینٹی کاسٹل والدوں کی طرف
مائل کرے گی اور یہ ٹھیک ایسے ہوگا۔

نیز اس بات پر بھی غور کریں کہ یہ بنی پیامبر اپنے طور
طریقوں میں ایلیاہ اور یوحنا کی مانند ہی ہوگا۔اور اس
کے زمانے کے لوگ بھی ویسے ہی ہونگے۔جیسے کہ اخی
اب اور یوحنا کے دنوں میں تھے اور چونکہ وہ صرف بیٹے
ہی ہونگے جن کے دل مائل کیے جائیں گے اس لیے
اس کو سننے والے بھی بیٹے ہوں گے اخی اب کے دنوں
میں صرف سات ہزار حقیقی اسرائیلی پائے گئے تھے۔اور
یوحنا کے دنوں میں صرف چند ہی ایک تھے ان دونوں
زمانوں میں اکثریت بتوں کے ساتھ حرامکاری کر
رہی تھی۔

علاوہ ازیں میں یہاں لودیکیہ کے زمانے کے بنی پیامبر
اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے درمیان جو کہ یسوع کی
پہلی آمد سے پہلے کافی تھا ایک مماثلت پیدا کرنا چاہتا
ہوں یوحنا کے زمانے کے لوگوں نے غلطی سے اسے
یسوع سمجھنا شروع کردیا یوحنا 1:19-20 میں لکھا ہے
اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم
سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے گئے تو

کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا تو میں تو مسیح نہیں ہوں؟ اب ان آخری دنوں کے پیامبر کے پاس بھی اتنی قدرت ہوگی کہ بعض لوگ اسکو بھی غلطی اے خداوند یسوع مسیح سمجھنے لگیں گے اس لیے کہ آخری دنوں میں دنیا ایک ایسی روح ہوگی جو بعض لوگوں کو گمراہ کر کے ایسا ماننے پر آمادہ کرے گی۔ لیکن یاد رکھیں کہ متی 24:22-26 میں لکھا ہے کہ "اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں دیکھو! وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو میں ہے تو یقین نہ کرنا"۔ اس لیے آپ اس کا یقین نہ کریں وہ یسوع مسیح نہیں وہ خدا کا بیٹا نہیں۔ بلکہ بھائیوں میں سے ایک بھائی ہوگا ایک نبی پیامبر خدا کا خادم وہ یوحنا سے زیادہ عزت حاصل کرنے کا ہرگز اہل نہیں وہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز تھا اور اس نے کہا کہ "میں وہ نہیں بلکہ وہ میرے بعد آرہا ہے؟

اب پیشتر اسکے ہم لودیکیائی کلیسیا کے پیامبر کے بیان کو بند کریں ہمیں ان دو خیالوں پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔

اول۔ یہ کہ اس دور میں ایک ہی نبی پیامبر ہوگا۔ مکاشفہ 10:7 میں لکھا ہے کہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانے میں جب وہ نرسنگا پھونکنے کو ہوگا"۔ (یہ صیغہ واحد ہے) خدا نے کسی زمانے میں ایک ہی وقت میں دو بڑے نبیوں کو کبھی نہیں بھیجا اس لیے کہ حنوک کو اکیلے بھیجا۔ اس نے نوح کو (اکیلے) ہی بھیجا۔ اس نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اگرچہ اس کے زمانے میں باقی لوگوں نے بھی نبوت کی تو بھی پیغام صرف اسی ایک کے پاس تھا۔ اسی طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی اکیلا ہی آیا اور اب ان آخری دنوں میں بھی ایک ہی نبی ہوگا نہ کہ نبیہ رچہ جائیگا ان دنوں مردوں کے مقابلے میں عورتوں زیادہ ہیں۔ جو خدا کے مکاشفہ کو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہیں) خدا کا لاخطا کلام کہتا ہے کہ وہ نبی آخری زمانہ کے لوگوں کے سامنے بھید ظاہر کرے گا اور بیٹوں کے دل والدوں کی طرف مائل کرے گا بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے لوگ اجتماعی مکاشفہ کے ذریعے باہم اکھٹے ہو رہے ہیں۔ لیکن میں اس بیان کو چیلنج دیتا ہوں

۔یہ مکاشفہ 7 :10 کی روشنی میں صریحا معتبر خیال ہے یہاں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ ان آخری دنوں میں لوگ نبوت کریں گے اور ان کی خدمتیں بھی درست ہونگے۔میں اس بات سے بھی انکار نہیں کرتا کہ اس زمانے میں بھی پولس کے زمانے کی طرح آگہی جیسے بنی ہونگے۔جس نے قحط کی پیشنگوئی کی تھی میں اس سے متعلق ہون کہ یہ ایسے ہی ہے لیکن میں اس بات کو ہرگز تسلیم ن ہیں کرتا کہ بڑے بنی جو کلام میں لکھے ہوئے بھیدوں کو منکشف کریں گے ایک سے زیادہ ہونگے اور ان کے پاس بیٹوں کے دل باپ کی طرف مائل کرنے کی خدمت ہوگی خداوند یوں فرماتا ہے کہ یہ بات اس کے دائمی کلام پر کھڑا رہنے کے ذریعے قائم رہے گی اور ثابت ہوگی اس دور کے لیے صرف ایک نبی پیامبر ہے صرف انسانی طور طریقے کی بنا پر کوئی بھی جان سکتا ہے۔کہ جہاں کہیں زیادہ لوگ ہیں وہاں وہ اپنی ان بڑی بڑی تعلیمات پر معمولی باتوں پر اختلاف رکھتے ہیں جن کو وہ سب مانتے ہیں کہ پھر اس آخری دور کلام کی اصلی دلہن کو ظاہر کرنے کے لیے ماضی کی طرف واپس جا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پولس کے دنوں میں کلام مکمل طور پر دیا گیا اور سمجھا گیا اسی طرح ایک بار پھر ہم ویسا ہی کلام حاصل کریں گے۔ میں آپ کو بتا تا ہوں کہ یہ کون حاصل کرے گا یہ ایسا نبی ہوگا جس کی پوری تصدیق کی جائے گی بلکہ حنوک سے لے کر آج تک جتنے نبی گزرے ہیں اس کی تصدیق ان سب سے زیادہ بہتر طور پر کی جائے گی۔ اس لیے کہ اس شخص کے پاس لازمی طور پر نبوت کے بلائی پتھر کی خدمت ہوگی خدا اسے عیاں کرے گا اس کو اپنی نسبت بولنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ خدا خود نشانات کی آواز کے ذریعے اس کی جگہ بولے گا۔آمین ۔

دوسرا خیال جو ہمارے دلوں پر ضرور نقش ہو جانا چاہیے وہ یہ ہے کہ سات کلیسیائی زمانے مخالفِ مسیح کی روح اور اب تک مبارک پاک روح کے ساتھ شروع ہوئے ۔1 یوحنا 4:1 میں لکھا ہے کہ ''اے عزیزو! ہر روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے بنی دنیا میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔کیا آپ نے دیکھا؟ کہ یہاں مخالفِ مسیح کی روح کو جھوٹے نبیوں سے مشابہیت دی

گئی ہے کلیسیائی زمانے جھوٹے بنیوں کے ساتھ شروع ہوئے اور جھوٹے نبیوں کے ساھ ان کا خاتمہ بھی ہوگا اور بے شک ایک اصلی جھوٹا نبی بھی ظاہر ہوگا جس کا ذکر مکاشفہ میں کیا گیا لیکن جہاں تک زمانہ حال کی بات ہے پیشتر اس کے کہ وہ نبی عیاں ہو بہت سے جھوٹے نبی ظاہر ہونگے متی 26-23:24 میں موقوم ہے کہ" اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھڑیوں میں سے ہے تو یقین نہ کرنا۔ان جھوٹے نبیوں کی ہماری خاطر کلام میں کئی جگھوں پر نشان دی گئی ہے۔مثال کے طور پر 2 پطرس 2:2 وہاں لکھا ہے کہ جس طرح اس امت میں جھوٹے بنی تھے اس طرح تم میں بھی جھوٹے استاد ہونگے۔جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے اور اسی مالک کا انکار کریں گے جس نے انہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے اور بہتیرے ان کو شہوت پرستی کی پیروی کریں گے جن کے سبب سے راہ حق ی بدنامی ہوگی پھر 2 تمتھیس 4:43 میں لکھتا ہے کہ"۔۔۔۔۔۔۔۔ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کو برداشت نہ کریں گے۔بلکہ کانوں کی کھجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے استاد بنا لیں گے اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر کہانیوں پر متوجہ ہونگے ان کے علاوہ 1 تمتھیس 4:1 میں لکھا ہے"لیکن روح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگزشتہ ہو جائیں گے۔اب ہر حصے میں آپ دیکھیں گے کہ جھوٹا نبی ایل ایسے شخص کو کہا گیا ہے جو کلام سے باہر ہے جس طرح ہم نے آپ کو دکھایا ہے کہ"مخالفِ مسیح" کا مطلب ہے" مخالفِ کلام" اسی طرح یہ جھوٹے بنی بھی کلام کے الٹ آئیں گے اور س کے ایسے مطلب نکالیں گے جو ان کے اپنے شیطانی ارادوں کے ساتھ میل کرتے ہونگے کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ جو لوگ دوسروں کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں وہ کس طرح ان کو حواسی باختہ

کر کے اپنے ساتھ لگائے رکھتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر لوگ وہ کام نہ کریں جو وہ کہتے ہیں یا ان کو چھوڑ دیں گے تو ان کو تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا وہ جھوٹے بنی ہیں اس لیے کہ حقیقی بنی ایک شخص کو ہمیشہ کلام کی طرف لے جائے گا۔ اور لوگوں کو یسوع مسیح کے ساتھ جوڑے گا ایسا شخص لوگوں کو یہ نہیں کہے گا کہ وہ اس سے یا جو کچھ وہ کہتا ہے اس سے ڈریں بلکہ جو کچھ کلام کہتا ہے اس سے ڈریں دیکھیں کہ یہ لوگ یہوداہ کی مانند ہیں کس طرح پیسے ی خاطر نکلے ہوئے ہیں وہ آپ کو سب کچھ بیچ کر ان کو اور ان کے منصوبوں کے لیے دے دینے پر آمادہ کریں گے۔ وہ کلام سے زیادہ وقت ہدیہ اکھٹا کرنے پر صرف کرتے ہیں جو لوگ نعمتوں کا استعمال کرتے ہیں وہ ایسی نعمتوں کو استعمال کریں گے جس میں غلطی کا امکان ہو اور پھر پیسے کے لیے اور کلام کو نظر انداز کر کے اسے خدا کے ساتھ منسوب کرنے کی کوشش کریں گے لوگ ایسے لوگوں کے پاس جائیں گے۔ اور یہ جانے بغیر کہ موت کی راہ ہے وہ ان کے ساتھ کھڑے ہونگے ۔ان کی مدد کریں گے اور ان کی یقین کریں گے ہاں یہ سرزمین بھیس بدل کر پھرنے والوں سے بھری ہوگی ان

آخری دنوں میں وہ اس بنی کو پیامبر کی نقل کرن کی کوشش کی ان کی نقول نفسانی ہونگی۔ جو کچھ حقیقی بنی پیش کر سکے گا تو وہ ادھر جا کر ایک عظیم مکاشفہ کا دعوٰی کریں گے اور کہیں گے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے وہ بالکل درست ہے اور خدا ان کے بیچ میں زیادہ اور عجیب وغریب کام کرے گا لوگ ان باتوں پر جان دیں گے پھر وہی جھوٹے بنی یہ بھی دعوٰی کریں گے کہ چونکہ اس آخری دور کا بنی پیامبر علم الٰہیات سے واقف نہیں اس لیے اس کو سننے کی ضرورت نہیں لیکن وہ اس چیز کو پیش نہ کر سکیں گے۔ جو وہ پیامبر کرے گا اور جس طرح ان آخری دنوں کے نبی کی تصدیق ہوگی ان کی نہ ہو سکے تا ہم وہ اپنی عالمگیر شہرت کے زور پر بڑی شیخی کے ساتھ لوگوں کو خبردار کریں گے کہ وہ اس شخص کی نہ سنیں اور وہ کہیں گے کہ وہ غلط دیتا ہے۔ وہ ٹھیک اپنے باپ فریسیوں کی پیروی کریں گے جو ابلیس کی طرف سے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے یوحنا اور یسوع دونوں کے متعلق غلط تعلیم کا دعوٰی کیا۔

یہ جھوٹے بنی اس حقیقی بنی کے مقابلے میں آکر کہتے ہیں کہ اس کی تعلیم غیر معتبر ہے۔ کیونکہ جس طرح اخی اب

کے دنوں میں وہ میکایاہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اسی طرح یہ بھی اپنے باپ دادا کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ چار سو تھے اور سب ایک ہی بات پر متفق ہو کر ایک ہی بات کہہ رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو بیوقوف بنایا لیکن ایک نبی اور صرف ایک ہی درست تھا سونپ رکھا تھا۔

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو اس لیے کہ وہ پھارنے والے بھیڑے ہیں اگر اس کے متعلق ابھی تک آپ کسی شک میں ہیں تو خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنے پاک روح سے معمور کرے اور آپ کی رہنمائی کرے برگزیدہ لوگوں کو بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا کی آپ بات کو سمجھ گئے ہیں؟ آپ کو کوئی شخص بھی بیوقوف نہیں بنا سکتا اگر پولس غلط ہوتا تو وہ کسی برگزیدہ اور چنے ہوئے شخص کو بیوقوف نہ بنا سکتا۔ افسس کے زمانے میں چنے ہوئے لوگ اس لیے بیوقوف نہ بن سکے کہ انہوں نے جھوٹے رسولوں اور نبیوں کو آزما کرک جھوٹا پایا اور ان کو نکال کر باہر پھینک دیا۔ ہالیلویاہ اس کی بھیڑیں اسکی آواز سنتی ہیں اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ آمین۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

تسلیمات

مکاشفہ 2:14 ''جو آمین اور سچا ہے اور برحق گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے وہ یہ فرماتا ہے''۔ کیا یہ ہمارے پیارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے اوصاف کا حیرت انگیز بیان نہیں؟ یہ الفاظ مجھے زور سے چلانے پر مجبور کر رہے ہیں ۔ یہ میرے دل میں حقیقت کی ایک روح ڈال دیتے ہیں ان کے متعلق روح کا پورا مکاشفہ حاصل کرنے کے انتظار کے بغیر جب مین ان کو پڑھتا ہی ہوں تو یہ میرے دل میں ایک جوش پیدا کر دیتے ہیں۔

یسوع مکاشفہ میں اپنی اس صداقت کو ہم پر اس آخری دور میں ظاہر کر رہا ہے فضل کے دن ختم ہو رہے ہیں اس نے پہلی صدی سے لے کر ٹھیک بیسوی صدی تک دیکھا اور ان ادوار کے متعلق تمام باتوں سے اگاہ کیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ وہ ہم پر اس آخری دور کی خصوصیات عیاں کرے وہ ہمیں اپنی تقل اور اعلی الوہیت کا ایک

آخری دیدار دے رہا ہے یہ اس کا بالائی پتھر کا مکاشفہ ہے۔

جو آمین ہے وہ یہ فرماتا ہے۔''یسوع خدا کا آمین ہے۔ یسوع خدا کا ''ایسے ہی ہو'' ہے۔لفظ آمین میں حرف آخر کے طور پر استعمال ہوا ہے۔یہ منظوری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔یہ غالب آنے والے وعدہ کے لیے استعمال ہوتاے۔یہ لاتبدیل وعدے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اور یہ خدا کی مہر کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اب آپ اسکا بڑی احتیاط کے ساتھ جائزہ لیں اور حقیقت میں کچھ عمدہ اور خوبصورت بات دیکھیں ۔میں نے کہا ہے کہ یہ آخری دور کا مکاشفہ ہے۔جب فضل کا دن ختم ہوگا۔تو اس کے تھوڑے عرصے کے بعد ہی ہزار سالہ بادشاہت شروع ہوگی۔کیا یہ ایسے نہیں ہے؟ ذرا میرے ساتھ یسعیاہ 65:16 کو پڑھیں۔یہاں تک کہ جو کوئی روئے زمیں پر اپنے لیے دعائے خیر کرے۔خدائے برحق کے نام سے کرے گا۔اور جو کوئی زمیں میں قسم کھائے۔خدائے برحق کے نام سے کھائے گا۔اور جو کوئی زمین میں قسم کھائے۔خدائے برحق کے نام سے کھائے کیونکہ گزشتہ مصیبتیں ختم ہوگئیں۔اور وہ میری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔کیونکہ گزشتہ دیکھو میں نے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں۔اور پہلی چیزوں کا پھر ذکر نہ ہوگا ۔اور وہ خیال میں نہ آئیں گی۔بلکہ تم میرے اس نئی خلقت سے ابدی خوشی اور شادمانی کرو۔کیونکہ دیکھو میں یروشلم سے خوش اور اپنے لوگوں سے مسرور ہوں گا۔اور اس میں رونے کی صدا اور نالہ کی آواز پھر کبھی سنائی نہ دے گی۔یہ نئے یروشلم کے بارے میں ہے۔یہ ہزار سالہ بادشاہت ہے۔لیکن جونہی ہم ہزار سالہ بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں۔تو سنئے کہ وہ ایک خاص قسم کے خدا کے متعلق کیا کہتا ہے۔سولھویں آیت میں لکھا ہے کہ'' ۔۔۔۔۔۔۔۔جو کوئی روئے زمین پر اپنے لیے دعائے خیر کرے۔خدائے برحق کے نام سے کرے گا۔اور جو کوئی زمین میں قسم کھائے۔خدائے برحق کے نام سے کھائیگا۔کیونکہ گزشتہ مصیبتیں فراموش ہوگئیں۔اور وہ میری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں ۔ہاں یہ درست ہے لیکن اصلی ترجمہ۔خدائے برحق نہیں۔بلکہ یہ خدائے آمین ہے۔اس لیے ہم اسے

یوں پڑھیں گے'' کہ جو اپنے لیے دعائے خیر کرے۔ خدائے آمین کے نام سے کرے گا اور جو کوئی زمین میں قسم کھائے ۔خدائے آمین کے نام سے کھائے گا۔ کیونکہ گزشتہ مصیبتیں فراموش ہوگئیں۔اور وہ میری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔کیونکہ دیکھومیں آسمان اور نئ زمین کو پیدا کرتا ہوں۔اور پہلی چیزوں کا ذکر پھر نہ ہوگا۔اور وہ خیال میں نہ آئیں۔بلکہ تم میرے اس نئ خلقت سے ابدی خوشی اور شادمانی کے و۔کیونکہ دیکھو میں یروشلم کو خوشی اور اپنے لوگوں سے مسرور ہوتا ہے۔ اور اس میں رونے کی صدا اور نالہ کی آواز پھر کبھی سنائی دے گی۔ہالیلویاہ یہاں پرانے عہدنامہ کا خدا۔خدائے آمین۔ہے۔اور یہاں نئے عہدنامہ کا یسوع۔خدا آمین ہے۔سن اے اسرائیل خداوند تیرا خدا ایک ہی ہے خدا ہے۔نیا عہدنامہ کسی دوسرے خدا کو پیش نہیں کرتا۔بلکہ یہ ایک خدا کے کا مزید مکاشفہ ہے۔مسیح اس لیے نیچے نہیں آیا۔کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے اور نہ وہ اس لیے آیا۔کہ بیٹے کو ظاہر کرے۔بلکہ اس نے صرف ایک ہی خدا کی بات کی۔اور اب میں اس آخری دور میں ہم پھر بالائی پتھر کے مکاشفہ کے پاس واپس

آئے ہیں۔جو کہ تمام اسرائیل میں الوہیت کا نہایت ہی اہم مکاشفہ ہے۔اور وہ یہ ہے کہ یسوع خدا ہے۔وہ اور باپ ایک ہیں۔خدا صرف ایک ہی ہے ۔اور اس کا نام یسوع مسیح ہے۔

وہ خدائے آمین ہے۔وہ کبھی نہیں بدلا۔اور جو کچھ وہ کرتا ہے۔وہ کبھی بدلتا نہیں۔وہ کہتا ہے۔اور یہ مضبوطی سے قائم رہتا ہے۔جب وہ کوئی کام کرتا ہے۔تو وہ ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے۔جو کچھ وہ کہتا ہے۔اسمیں سے نہ کوئی نکال سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی بڑھا سکتا ہے۔یہ ایسے ہی ہو۔آمین۔کیا آپ درست طور پر جان سکتے ہیں۔کہ آپ اسکے ساتھ کسی وقت اور ہمیشہ کہاں ہے۔وہ خدائے آمین ہے۔اور بدلنے کا نہیں۔ ''جو آمین ہے۔وہ یہ فرماتا ہے۔'' میں اس کو پسند کرتا ہوں۔اسکا مطلب ہے کہ جو کچھ اس نے فرمایا ہے وہ قطعی فیصلہ کن ہے اس کے معنی ہیں ہ جو کچھ اس نے اپنی حقیقی کلیسیا اور نقلی انگور کے بارے میں پہلے اور دوسرے اور ہر دور کے اندر کہا۔وہ بالکل درست ہے۔ اور وہ بدلتا نہیں ہے۔اسکا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ اس نے پیدائش میں شروع کیا ہے۔وہ اسے مکاشفہ میں پورا

کرے گا۔اور وہ یہ اس لیے کرتا ہے۔کہ وہ آمین ہے۔ ''ایسے ہی ہو'' اب ہم ایک بار پھر دیکھ سکتے ہیں کہ ابلیس پیدائش اور مکاشفہ کی کتابوں سے کیوں نفرت کرتا ہے کہ سچائی غالب آئے گی۔وہ جانتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔وہ اس کا مقابلہ کس طرح کرتا ہے۔لیکن ہم فتح حاصل کرنے والوں میں ہیں (ہم سے میرا اشارہ صرف ان لوگوں کی طرف ہے جو کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔آمین کی طرف سے ہیں۔ ''سچا اور برحق گواہ فرماتا ہے''۔اب میں آپ کو وہ بات دکھانا چاہتا ہوں۔جو مین نے لفظ برحق کے خیال میں پائی ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ہم اکثر ایک عظیم لا تبدیل خدا کا ذکر کرتے ہیں۔جس کا کلام بدلتا نہیں۔ اور جب ہم اس کا اس پیرے میں ذکر کرتے ہیں۔تو ہم اس کی ایک ایسی تصویر کھینچتے ہیں جو اس کو غیر متعلق بنا دیتی ہے۔یہ ایسے ہے جیسے کہ خدا تمام دنیا اور اسکے متعلق تمام قوانین کا بنا کر خود الگ تھلگ ہو کر کھڑا ہو گیا۔گو یا خدا نے صلیب کے ذریعے کھوئی ہوئی انسانیت کے لیے ایک راہ نکالی۔جب مسیح کی موت نے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے دیا۔اور اس کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے باعث ہمارا اس کی حضوری تک پہنچنے کے لیے دروازہ کھل گیا تو خدا اپنے ہاتھوں کو بند کر کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔یہ ایسے ہے جیسے کہ ہم ایک ایسے عظیم خالق پر ایمان لائے یہاں تک آگے نکل گئے ہیں۔کہ جب اس نے اسے خلق کر لیا۔تو اس سے قطع تعلق کر بیٹھا۔میں کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ کس طرح سوچتے ہیں۔لیکن یہ ایک غلط سوچ ہے۔اسلیے کہ خدا اب بھی لوگوں کے معاملات کی نگرانی کر رہا ہے۔وہ خالق بھی ہے اور سنبھالنے والا بھی۔کلسیوں 18-1:17 میں لکھا ہے کہ ''۔۔۔۔۔۔۔۔اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا نہ دیکھی ہوں۔تخت ہوں یا بادشاہتیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اسی کے واسطے پیدا ہوئیں۔اور وہ سب چیزوں کے پہلے ہے اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں''۔وہ ایک با اختیار خدا ہے۔اس نے اپنے نیک ارادہ کی مرضی سے ان لوگوں کی نجات کا منصوبہ بنایا۔ جن کو اسنے پہلے سے جانا۔بیٹا صلیب کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے صلیب کے اوپر مر گیا۔اور روح القدس بڑی احتیاط کے ساتھ باپ کی مرضی کو پورا کر رہا

ہے۔ وہ ان لمحات میں بھی اپنی مرضی کے مطابق کام کر رہا ہے۔ وہ ان سب کے درمیان ہے۔ وہ اپنی کلیسیا کے بیچ میں ہے۔ یہ عظیم خالق بچانے والا خدا بھیڑوں کے سردار گلہ بان کی طرح اپنے لوگوں کے درمیان وفا داری سے کام کرر ہا ہے۔ وہ ان سے محبت رکھتا ہے۔ اوران کی حفاظت کرتا ہے۔اس کی آنکھیں ہمیشہ ان پر لگی رہتی ہیں۔ جب کلام کہتا ہے۔ کہ ''تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے۔تو اس ک ٹھیک وہی مطلب ہے جو اس نے کہا ہے۔اوہ! میں اس قدر خوش ہوں کہ میرا خدا وفادار رہتا ہے۔ وہ اپنے آپ میں صادق ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ وہ کلام میں سچا ہے۔ وہ اسکی پشت پناہی کرے گا۔ وہ ہمارے ساتھ بھی سچا ہے۔ وہ اس کی پشت پناہی کرے گا۔ وہ ہماری ساتھ بھی سچا ہے۔ وہ ہم میں سے ایک کو بھی نہ کھولے گا۔ وہ ہمارے ساتھ بھی سچا ہے۔ وہ ہم میں سے ایک کو بھی نہ کھولے گا۔ بلکہ آخری دن ہم کو اٹھا کھڑا کرے گا۔ میں خوش ہوں کہ میں اس کی وفاداری میں قائم ہوں۔ فلپیوں 1:6 ''مجھے اس بات کی بھروسہ ہے۔ کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے۔ وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کردے گا۔

''وہ سچا گواہ ہے۔'' وہی لفظ ہے۔ جو ہم نے پیچھے مکاشفہ 3:7 میں دیکھا ہے۔آپ یادرکھیں۔ کہ اس کا مطلب جھوٹے کے مقابلہ میں سچا نہیں۔ بلکہ اسکا اس کے کہیں زیادہ گہرا مطلب ہے۔ یہ جزوی کی احساس کے مقابلے میں مکمل احساس کا اظہار ہے۔ پیچھے فلدیلفیائی زمانے میں۔ خداوند کی آمد نزدیک آرہی تھی۔اس دور نے اس کے لیے کس قدر عظیم محبت کی عیاں کیا۔ یہ مجھے 1 پطرس 1:8 کے خوبصورت الفاظ یاد کراتا ہے۔ کہ ''اس سے تم بے دیکھے محبت رکھتے ہو۔ اور اگرچہ اس وقت اس کو نہیں دیکھتے۔تو بھی اس پر ایمان لاکر ایسی خوشی مناتے ہو۔ جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔'' ان کے ساتھ ہم بھی خوشی مناتے ہیں۔ ہم نے اسے دیکھا نہیں۔لیکن ہم نے اس کو محسوس کیا ہے۔

ہم اسکو صرف اس حد تک ہی جانتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے محدود حواس خمسہ جان سکتے ہیں۔لیکن ایک دن یہ روبرو ہوگا۔ یہ اس زمانے کے لیے ہے۔ وہ اس دور کے خاتمے پر آرہا ہے۔ جزوی احساس کا کامل احساس

بنا دیا جائے گا۔مکمل احساس۔ہالیلویاہ۔ہم آئینے میں دھندلا سا دیکھتے ہیں۔لیکن جلد ہی ہم روبرو دیکھیں گے۔ہم جلال سے جلال تک پہنچے رہے لیکن جلد ہی ہم ٹھیک جلال میں ہونگے اور اس کے جلال میں ہم درخشندہ ہوں گے۔ہم اس کی مانند ہوں گے۔اور بڑے عجیب طور پر اس کی مانند ہونگے۔یسوع جو ہمارا الٰہی نجات دہندہ ہے۔اس کی مانند کیا۔یہ عجیب نہیں؟ ہم اس میں کامل ہیں۔یہ سچ ہے وہ اس کے بارے میں ہمارے ساتھ جھوٹ نہ بولے گا۔لیکن ایک دن ہم ذرات میں بدل جائیں گے۔ہم حیاتِ جاودانی کو پہن لیں گے۔ہم سب زندگی میں جذب ہو جائیں گے۔ہم احساسات کے احساس کریں گے۔

''وہ وفادار اور برحق ہے۔اب ہم لفظ گواہ اور غور کریں۔یہ لفظ وہی ہے۔جس سے ہم شہید کا لفظ نکالتے ہیں۔بائبل ستیتیس انتپاس اور باقی لوگوں کا شہیدوں کے طور پر ذکر کرتی ہے۔وہ شہید تھے اور وہ گواہ بھی تھے۔یسوع ایک وفادار شہید تھا۔روح القدس میں اسکا گواہ ہے۔روح القدس اس کی گواہی دیتا ہے۔دنیا نے یسوع سے نفرت کی۔اس نے اس کو مار ڈالا۔لیکن خدا نے اس سے محبت رکھی اور وہ باپ کے پاس گیا۔اس کا ثبوت کہ وہ باپ کے پاس گیا۔یہ ہے کہ روح القدس آیا۔اگر یسوع کا باپ قبول نہ کرتا تو روح القدس کبھی نہ آتا۔اس کا ذکر یوحنا 16:11-7 میں پڑھیں ''لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارا پاس بھیج دونگا۔اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔راستبازی کے بارے میں اس لیے میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔اور مجھے پھر نہ دیکھو گے۔عدالت کے بارے میں میں اس لیے کہ دنیا کا سردا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔''اس دنیا میں یسوع کی جگہ روح القدس کی موجودگی ثابت کرتی ہے۔کہ یسوع راستباز ہے اور وہ باپ کے پاس گیا۔لیکن یوحنا 14:18 میں وہ بھی کہتا ہے کہ میں تمہیں یتیم نہ چھوڑ دونگا۔میں تمہارے پاس آؤنگا۔اسنے مددگر کو بھیجا۔وہ مددگار تھا۔وہ روح میں حقیقی کلیسیا کے پاس واپس آیا۔وہ کلیسیا کے اندر وفادار برحق گواہ ہے۔لیکن ایک دن

وہ پھر بدن میں آنے والا ہے۔ پھر وہ ثابت کرے گا۔ کہ دانا حاکم کون ہے۔ یہ وہی ہے ۔یسوع مسیح جلال کا بادشاہ ہے۔

وفادار اور سچا گواہ ہے۔ خالق اور سنبھالنے والا۔ کامل اور احساس خدا کا آمین ہے

آہ! میں اسے کتنا پیار کرتا ہوں۔ میں اسکی قدر کس قدر پرستش کرتا ہوں۔ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ میں کلام کے اس حصے کو 2 کرنتھیوں 18-1:22 کے الفاظ کے ساتھ بند کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ’’خدا کی سچائی کی قسم کہ ہمارے اس کلام میں جو تم سے کیا جاتا ہے۔ ہاں اور نہیں۔ دونوں پائی جاتیں۔ کیونکہ خدا کا بیٹا یسوع مسیح جسکی منادی ہم نے یعنی میں نے اور سلوانس اور تیمتھیس نے تم میں کی۔ اسمیں ہاں اور نہیں۔ دونوں نہ تھیں۔ بلکہ اس میں ہاں بھی ہوئی۔ کیونکہ خدا کے جتنے وعدے ہیں۔ وہ سب اس میں ہاں کے ساتھ ہیں۔ اس لیے اس کے ذریعے سے آمین بھی ہوئی تا کہ ہمارے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اور جو ہم کو تمہارے ساتھ مسیح میں قائم کرتا ہے اور جس نے ہم کو مسح کیا۔ وہ خدا ہے۔ جس نے ہم پر مہر بھی کی۔ اور بیعانہ میں روح کو ہمارے دلوں میں دیا۔

’’خلقت کا مبدا‘‘ یہ وہ بات ہے جو خداوند یسوع اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیا ہے۔ لیکن یہ الفاظ جس طرح ہمیں معلوم ہوتے ہیں۔ بعض لوگ (درحقیقت لوگوں کی ایک بھیڑ) یہ خیال کرتی ہے کہ یسوع خدا کی پہلی تخلیق تھا اور اس طرح اس کو الوہیت سے نیچے گرا دیتے ہیں۔ پھر اس پہلی تخلیق نے باقی تمام دنیا اور کچھ اس میں ہے۔ اس کو پیدا کیا لیکن یہ درست نہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ یہ بات بائبل کے باقی حصوں سے نہیں متی لفظ یہ ہیں کہ ’’وہ خلقت کا شروع کرنے والا اور باقی ہے۔ اب ہم یقیناً جانتے ہیں۔ یسوع خدا ہے ۔خود خدا۔ وہ خالق ہے۔ یوحنا 1:3 سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں ہیں اور جو کچھ بنایا گیا۔ اس میں سے کوئی چیز اس کے بغیر نہ بنائی گئی۔ یہ وہ ہے جس کے متعلق پیدائش میں کہا گیا ہے کہ ’’ابتداء میں خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا‘‘ اسکے علاوہ خروج 20:11 میں یہ بھی کہتا ہے کہ ’’چھ دنوں میں خدا نے زمین اور آسمان اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے۔ بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ سمجھے؟ اسمیں شک نہیں کہ وہ خالق ہے۔ وہ

ایک ختم کی ہوئی طبعی خلقت کا خالق ہے۔

یقیناً ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ ا سکے علاوہ کسی اور تفسیر کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ خدا نے خدا کو خلق کیا۔ خدا کس طرح خالق کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ وہ خالق ہے۔

لیکن اب وہ کلیسیا کے درمیان کھڑا ہے۔ جونہی وہ وہاں کھڑا ہے۔ وہ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ اس اس آخری زمانے میں کون ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کی خلقت کا مبداء کہتا ہے۔'' یہ ایک دوسری تخلق ہے۔ اس کا تعلق کلیسیا کے ساتھ ہے۔ یہ اس کا خاص عہدہ ہے۔ وہ اس کلیسیا کا خالق ہے۔ آسمانی دولہا نے اپنی دلہن کا خلق کیا ہے۔ جس طرح کہ خدا کے روح نے نیچے آکر کنواری مریم میں اس تخم کو خلق کیا جس سے اس کا بدن پیدا ہوا۔ مین اس کو دہرانا چاہتا ہوں۔ اسنے اس بدن کے لیے مریم کے رحم میں اس تخم کو پیدا کیا۔ روح القدس کے نیئے صرف یہی کافی نہ تھا۔ کہ وہ انسانی جر اثیم کے جسے مریم نے مہیا کیا۔ زندگی دے۔ اگر ایسے ہوتا تو گنہگار انسانیت کے بدن کو پیش کرتا۔ وہ پچھلے آدم کو پیش نہ کرتا۔ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ'' دیکھ تو نے یعنی باپ نے میرے لیے ایک بدن تیار کیا۔ وہ بدن خدا نے مہیا کیا۔ نہ مریم نے مریم محض بچے کو جنم دینے کا ایک وسیلہ تھی۔ جس نے اس مقدس بچے کو اٹھا ئے رکھا۔ اور اس کو جنم دیا۔ یہ خدا اور انسان تھا۔ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ وہ نئی تخلیق میں سے تھا۔ انسان اور خدمل کر اکھٹے ہو گئے۔ وہ اس نئی نسل کا پہلوٹھا تھا۔ وہ اس نئی نسل کا سر ہے۔ کلیسیوں 1:18 اور وہی بدن کلیسیا کے سر ہے۔ وہی ابتداء ہے اور مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اس کا اول درجہ ہے۔ 2 کرنتھیوں 5:17 '' اس لیے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ سب نئی ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔ وہاں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اگرچہ انسان ایک پرانی تخلیق ہے۔ تو بھی مسیح کے ساتھ متحد ہو کر وہ خدا کی نئی تخلیق بن گیا۔

افسیوں 2:10 '' کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں۔ اور مسیح یسوعؑ من ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لیے تیار تھا۔ افسیوں 3:24 '' اور نئی انسانیت کو پہنو۔ جو خدا نے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں

پیدا کی گئی ہے۔ یہ نئ تخلیق پرانی تخلیق نہیں۔ جس کو تیار کیا گیا ہے۔ اس طرح تو اس کو نئ تخلیق کہا ہی نہیں جا سکتا یہ ٹھیک وہی ہے۔ جو اسے کہا گیا ہے۔ کہ ''نیا مخلوق '' یہ ایک دوسرا مخلوق ہے۔ جو پرانے سے بالکل مختلف ہے۔ وہ مرید جسمانی سے برتاؤ نہیں کرتا۔ اس طریقے سے اس نے بنی اسرائیل کے ساتھ برتاؤ کیا۔ اسنے ابراہام کو چنا۔ اور پھر ابراہام کی نسل سے دیندار اضحاق کی پشت کو۔ لیکن اب ہر قوم قبیلے اور ملک سے اسنے نئ تخلیق کی ہے وہ خلقت کا مبدا ہے وہ خدا تھا جو انسانی صورت میں خلق ہوا اور اب اپنے روح کے ذریعے وہ اپنے لیے خدا تھا جو انسانی صورت میں خلق ہوا اور اب اپنے روح کے ذریعے وہ اپنے لیے خدا کے کئی بیٹے خلق کر رہا ہے۔ خدا نے خالق اپنے نئے تخلیق کا حصہ خلق کر رہا ہے۔ یہ خدا کا حقیقی مکاشفہ ہے۔ یہ اس کا مقصد تھا۔ اس مقصد نے چناؤ کے ذریعے صورت اختیار کی یہی وجہ ہے کہ وہ ٹھیک آخری دور تک دیکھ سکتا ہے۔ جب سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ تو وہ پھر بھی اپنے آپ کا کلیسیا کے بیچ میں خدا کی اس نئ تخلیق کے بانی کے طور پر دیکھے تا۔ اس کی اعلیٰ قدرت نے ایسے ہونے دیا۔ اپنے ہی فیصلے کے مطابق اس نے اس نئ تخلیق کے ارکان کا چن لیا۔ اسنے پانی مرضی کے نیک ارادہ کے مطابق ان کو لے پالک ہونے کے لیے پہلے سے ہی چن لیا۔ اسنے حلیم کل اور قادرِ مطلق ہونے کی حیثیت سے ایسے ہونے دیا۔ وگرنہ اگر اس کو یقین نہ ہوتا تو تو وہ یہ کس طرح جان سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی کلیسیا کے بیچ میں کھڑا ہو کر اپنے بھائیوں سے جلال حاصل کرے گا؟ وہ تمام باتوں کو جانتا تھا۔ اور اس نے تمام چیزوں کو پہلے سے جاننے کے باعث اس لیے سر انجام دیا ہے۔ کہ اس کا مقصد اور نیک خوشی پوری ہوا افسیوں 1:11 ختنہ کے سبب سے اسی میں ہم بھی اسکے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔ ہالیلویاہ کیا آپ خوش نہیں کہ آپ اسکے ہیں۔

لودیکیائی دور کے

لیے پیغام

مکاشفہ 3:15-19 میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ نہ تو سرد ہے نہ گرم کاش کہ تو سرد یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نہ گرم ہے نہ سرد۔ بلکہ نیم گرم۔اس لیے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔اور چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔ اس لیے میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے تپایا ہوا سونا خرید لے تا کہ تو دولت مند ہو جائے اور سفید پوشاک لے تا کہ تو اسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لیے سرمہ لے تا کہ تو بینا ہو جائے۔ میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں۔ان سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس سرگرم ہو۔اور توبہ کر"۔ جیسے کہ ہم نے مل کر پڑھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے غور کیا ہوگا کہ روح نے اس دور کے متعلق ایک بھی نرم بات نہیں کی۔اس نے دو باتوں کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ اور ان کی سزا کا اعلان کیا ہے۔

ا۔مکاشفہ 3:15-16 "میں تیرے کاموں کا جانتا ہوں۔ کہ نہ تو سرد ہے۔ نہ گرم کاش کہ تو سرد ہو یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نہ گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے۔اس لیے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں"۔ ہم اس پر احتیاط کے ساتھ غور کریں گے۔ یہ کہتا ہے۔ کہ یہ لودیکیائی کلیسیا کا زمانہ نیم گرم ہے۔ یہ نیم گرم ہے۔ یہ نیم گرمی خدا کی طرف سے مستوجب سزا ہے ۔اور سزا یہ ہے کہ وہ اس کے منہ سے نکال پھینکے جائیں۔ یہاں وہ بات ہے۔جس سے ہم بھٹکنا نہیں چاہتے جیسے کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں۔ وہ بڑی نادانی کے ساتھ کہتے ہیں کہ خدا آپ کو اپنے منہ سے نکال کر پھینک سکتا ہے۔اور یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ مقدسوں کے ثابت قدم رہنے والی تعلیم کی کوئی سچائی نہیں۔ میں آپ کی سوچ کی ابھی درست کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آیت کسی فرد واحد کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ پوری کلیسیا کے لیے ہے۔ وہ کلیسیا کے ساتھ مخاطب ہے علاوہ ازیں اگر آپ کلام کو اپنے ذہن میں رکھیں۔تو آپکو یاد آئے گا۔ کہ وہ یہ ہرگز نہیں کرتا۔ کہ ہم خدا کے منہ میں ہیں۔ ہم اس ی ہتھیلیوں پر کھودے گئے ہیں۔

اسنے ہمیں اپنی گود میں اٹھا رکھا ہے۔عرصہ دراز سے نامعلوم زمانوں میں وقت سے پہلے ہی ہم اس کے ذہن میں تھے۔ہم اس کے گلے اور چراگاہ میں ہیں۔ لیکن اس کے منہ میں کبھی بھی نہ تھے۔لیکن خداوند کے منہ میں کیا ہے؟ کلام اس کے منہ میں ہے۔متی 4:4اس نے جواب میں کہا۔لکھا ہے ۔کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا۔ بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے''۔ہمارے منہ کے اندر بھی کلام ہی ہونا چاہیے۔اب ہم یہ جانتے ہیں کہ کلیسیا اس کا بدن ہے اور یہ یہاں اس جگہ پر ہے۔کلیسیا کے منہ میں کیا ہو گا؟ کلام 1 پطرس 4:12 اگر کوئی کچھ کہے۔تو ایسا کہے کہ گویا خدا کا کلام ہے۔2 پطرس 1:21 کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔تو پھر ان آخری دنوں کے لوگوں میں کوئی غلطی ہے؟ وہ کلام سے دور ہو گئے۔ میں وہ اس کے لیے اب سرگرم نہیں۔ بلکہ وہ اس کی طرف سے نیم گرم ہیں۔اور میں اس کو ٹھیک اس وقت ثابت کرونگا۔

بپٹسٹ لوگوں کے ایسے عقائد اور رسومات میں۔ جو اعمال پر مبنی ہیں اور آپ انہیں جھنجھوڑ نہیں سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ معجزات کے رسولی دن ختم ہو چکے ہیں۔اور ایمان لانے کے نتیجہ میں روح القدس کا کوئی بپتسمہ نہیں ہے۔ میتھوڈسٹ کلام کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ پانی کوئی بپتسمہ نہیں۔(چھڑکاؤ بپتسمہ نہیں)اور تقدیس روح القدس کا بپتسمہ ہے۔ چرچ آف کرائسٹ نئے سرے سے پیدا ہونے کے لیے بپتسمے کے حیثیت سے باہر نکلتے ہیں۔ا س کے باوجود بھی ان کا دعوٰی ہے کہ انکی تعلیم کی بنیاد کلام پر ہے۔اس طرح قطار و قطار چلتے جایئے۔ اور پینٹی کاسٹل لوگوں کے پاس آیئے۔کیا ان کے پاس کلام ہے؟اس کے کلام کا امتحان لیں۔اور پھر دیکھ لیں ۔وہ ہر مرتبہ جوش کی خاطر کلام کو بیچ دیں گے۔اگر آپ تیل اور خون اور زبانوں اور دیگر نشانات کا ظہور پیش کر سکتے ہیں۔خواہ وہ کلام میں ہو یا نہ ہو۔ یا اس کو درست طور پر تفسیر کی گئی ہو۔ یا نہ۔ اکثریت۔اس پر مرنے لگے گی۔لیکن کلام کو کیا ہوا ہے؟ کلام کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔اس لیے خدا کہتا ہے کہ میں تم سب کے خلاف ہوں اور میں تم کو اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں

’’۔ یہ آخری وقت ہے۔ اس لیے کہ سات کے سات زمانوں میں میں نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔ کہ لوگ میرے کلام کی نسبت اپنے کلام کو زیادہ عزت دیتے ہیں۔ اسلیے اس دور کے خاتمے پر میں نے تم کو اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔ اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ میں درست طور پر بولنے والا ہوں۔ ہاں! یہاں میں کلیسیا کے بیچ میں ہوں۔ خدا کا آمین۔ سچا اور برحق اپنے آپ کو عیاں کریگا۔ اور یہ میرے نبی کے ذریعے ہوگا۔ اوہ۔ ہاں یہ ایسے ہی ہے۔ مکاشفہ 10:7۔ بلکہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانہ میں جب وہ نرسنگا پھونکنے کو ہوگا۔ تو خدا کا پوشیدہ مطلب اسی خوشخبری کے موافق پر اس نے اپنے بندوں بنیوں کو دی تھی۔ پورا ہوگا۔ یہ بات ہے وہ ایک تصدیق شدہ بنی کو بھیج رہا ہے۔ جو یوحنا بپتسمہ دینے والے اور پرانے عہدنامے کے ایلیاہ کی مانند تنظیم تعلیم اور مذہبی دنیا سے الگ تھلگ ہو۔ وہ صرف خدا کی بات سنے گا۔ اور اس کے پاس ’’خداوند یوں فرماتا ہے‘‘۔ ہوگا۔ اور خدا کی طرف سے بولے گا۔ وہ خدا کا ترجمان ہوگا۔ اور وہ جیسا کہ ملاکی 4:6 میں کہا گیا ہے۔ بیٹے کا دل باپ کی طرف مائل کرے گا۔ وہ آخری دنوں کے برگزیدوں کو واپس لائے گا۔ اور وہ سنیں گے۔ کہ تصدیق شدہ بنی پولس کی طرح بالکل درست صداقت کا پیش کریگا۔ وہ سچائی کی اس طرح بحال کریگا۔ جس طرح کہ وہ پہلے ان کے پاس تھی۔ اور اسی دن وہی برگزیدہ لوگ اس کے ساتھ مل کر ایسے لوگ ہونگے۔ جو حقیقت میں خداوند کو ظاہر کریں گے۔ اور اسکا بدن ہونگے۔ اور اس کی آواز سن کر اس کے کام کریں گے۔ ہالیلویاہ! کیا آپ جانتے ہیں؟

کلیسیائی تواریخ پر چند لمحات کے لیے غور کر اس بات کو ثابت کرے گا کہ یہ خیال کس قدر درست ہے۔

تاریک زمانوں میں کلام لوگوں سے تقریباً غائب ہو گیا۔ لیکن خدا نے کلام کے ساتھ فرشتہ کو بھیجا۔ اس وقت لوتھر ن خدا کی آواز تھے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے آپ کو منظّم کرلیا۔ تو خالص کلام۔ ایک مرتبہ پھر غائب ہو گیا۔ اسلیے کہ تنظیم رسومات اور عقائد کی طرف جھک گئی۔ اور سادہ کلام کی طرف نہ جھکی۔ اس لیے وہ مزید خدا کی آواز نہ رہے اس کے بعد خدا نے ویسلی کو بھیجا۔ اور وہ کلام کے ساتھ اپنے وقت کی آواز تھا۔

جن لوگوں نے اس کے مکاشفے کو قبول کیا۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ وہ اپنی نسل کے دوران ایک ایسے زندہ خط بن گئے۔ جن کو سب لوگ پڑھتے اور جانتے تھے۔ جب میتھوڈسٹ ناکام ہو گئے۔ تو خدا نے ان لوگوں کو اٹھایا۔ اور یوں اس آخری زمانے میں دنیا میں دوسرے لوگ کھڑے ہو گئے۔ جو اپنے پیامبر کی رہنمائی میں آخری وقت کی آخری آواز بن گئے۔

جی جناب! کلیسیا مزید خدا کی ترجمان نہیں۔ رہی۔ یہ اپنی ترجمان ہے۔ اس لیے کہ خدا اس کی طرف مڑا ہے۔ وہ اسے بنی اور دلہن کے وسیلے سے حیران کر دیگا۔ اسلیے کہ اس میں خدا کی آواز ہوگی۔ ہاں یہ ایسے ہے۔ اسلیے کہ مکاشفہ کے آخری باب کی 17 ویں آیت میں لکھا ہے کہ روح اور دلہن کہتی ہے۔ کہ آؤ۔ ایک مرتبہ پھر دنیا پینتکست کے دن کی طرح براہ راست خدا کی آواز سنے گی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ کلام کی دلہن پہلے دور کی طرح رد کر دی جائے گی۔

اب اس نے اس آخری دور کو پکارا ہے۔ آپ کے پاس کلام ہے۔ آپ کے پاس پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بائبلیں ہیں۔ لیکن کلام کے بارے میں کچھ نہیں کر رہے۔ ماسوائے اس کے کہ آپ اس تقسیم کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں۔ میں اور اس میں جو چاہتے ہیں اس کو لے لیتے ہیں۔ اور جو نہیں چاہتے۔ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ اس میں زندگی بسر کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ بلکہ بحث کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو جلد ہی سرد ہوتا یا گرم۔ اگر تو سرگرم۔ اور اس کے سچائی کو جان کر اس کے مطابق زندگی بسر کرتا۔ تو میں اسلیے تمہاری تعریف کرتا۔ لیکن جب تم میرے کلام کو محض لے کر اسکی عزت نہ کرو۔ تو اس نے بدلے میں مجھے تمہاری قدر کرنے سے انکار کر دینا پڑے گا۔ چونکہ تجھ سے میرا جی متلاتا ہے۔ اس لیے میں تجھ کو اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔

کیا اب کوئی جانتا ہے کہ یہ نیم گرم پانی ہوتا ہے۔ جو آپ کے معدے کو خراب کر دیتا ہے؟ اگر آپ کو قے اور دوائی کی ضرورت ہے۔ تو نیم گرم پانی بہت ہی اچھی چیز ہے نیم گرم کلیسیاء نے خدا کو بھی بیمار کر رکھا ہے۔ اس لیے اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس کو منہ سے نکال پھینکے گا۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے۔ کہ اس نے طوفان نوح سے قبل کس طرح محسوس کیا۔ کیا یہ یاد دلاتا ہے۔

کہ اس نے طوفان نوح سے قبل کس طرح محسوس کیا۔
کیا یہ یاد نہیں کراتا؟ اوہ! کاش خدا کے لیے کلیسیاء سرد یا
گرم ہوتی ! سب سے بہترین بات یہ ہے کہ وہ سرد یا
گرم ہوتی۔ لیکن وہ ایسی نہیں ہے۔ سزا کی منظوری ہو
چکی ہے۔ وہ دنیا کے سامنے مزید خدا کی آواز نہیں
رہی۔ وہ ظاہر کرے
گی۔ کہ وہ ہے۔ لیکن
خد کہتا ہے۔ کہ وہ نہیں ہے۔

خدا نے جس طرح دلہن کو آواز دی ہے۔ اسی طرح اب
وہ دنیا کے لوگوں کے بھی ایک آواز رکھتا ہے۔ وہ آواز
جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ دلہن میں ہے۔ اور اس کے
بارے میں ہم مزید بعد میں کہیں گے۔

2 مکاشفہ 3:17-21 اور چونکہ تو کہتا ہے۔ کہ میں
دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں۔ اور کس چیز کا
محتاج نہیں۔ اور یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اور خوار اور
غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔ اس لیے میں تجھے صلاح
دیتا ہوں۔ کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے۔
تا کہ دولت مند ہو جائے۔ اور سفید پوشاک لے تا کہ تو
اسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ
اٹھائے۔ اور آنکھوں میں لگانے کے لیے سرمہ لے تا
کہ تو بینا ہو جائے۔

اب اس آیت کے پہلے حصے کو دیکھیئے۔ اور چونکہ تو
کہتا ہے دیکھیں وہ کہہ رہے تھے۔ وہ خدا کے ترجمان
کی حیثیت سے بات کرر ہے تھے۔ یہ بالکل اس بات کو
ثابت کرتی ہے۔ جو
میں نے کہی کہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

سولھویں اور سترھویں آیت کا کیا مطلب ہے۔ لیکن گو
وہ ایسا کہتے تھے۔ تو بھی وہ اس کو صحیح نہ بنا سکے۔ کیتھولک
کلیسیا کہتی ہے کہ خدا کی نمائندگی فقط وہی کرتی ہے۔ وہ
کہہ رہے ہیں کہ وہ خداوند کی یقینی آواز میں جہاں تک
میرے علم کا تعلق ہے۔ ان لوگوں سے زیادہ روحانی
بدکار کون کرسکتا ہے۔ لیکن جو تخم ان کے اندر ہے۔ وہ
اس کے مطابق پھل لاتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ
وہ بیج سے آیا ہے۔ کہ ہم نہیں جانتے؟

لودیکیائی کلیسیا کہہ رہی ہے کہ میں دولت مند ہوں۔
اور مالدار بن گئی ہوں۔ اور کسی چیز کی محتاج نہیں۔ یہ اس
کا ذاتی اندازہ تھا۔ وہ اپنی طرف دیکھتی تھی۔ اور اس
نے یہی کچھ دیکھا۔ کہ وہ اسکی دنیا کی چیزوں سے دولت

مند ہو۔ وہ یعقوب 7-5:2 کے سامنے یہ شیخی مار رہی ہے۔ اے میرے پیارے بھائیو! سنو کیا خدا نے اس جہاں کے غریبوں کو ایمان میں دولت منداور اس بادشاہی کے وارث ہونے کے برگزیدہ نہیں کیا۔ جس کا اسنے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے؟ لیکن تم نے غریب آدمی کی بے عزتی کی۔ کیا دولت مند تم پر ظلم نہیں کرتے؟ اور وہی تم کو عدالتوں میں گھسیٹ کر نہیں کر جاتے؟ کیا وہ اس بزرگ نام پر کفر نہیں بکتے۔ جس سے تم نامزد ہو؟

یہاں میں یہ نہیں کہتا۔ کہ دولت مند شخص روحانی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں۔ کہ کلام کہتا ہے کہ بہت تھوڑے۔ یہ غریب لوگ ہیں۔ جو حقیقی کلیسیا کے بدن میں فوقیت حاصل کرتے ہیں۔ اب اگر کلیسیا دولت سے بھر جائے۔ تم ہم صرف ایک بات کو جانتے ہیں ۔ کہ اس کے آستانوں پر یکبود لکھ دیا گیا ہے۔ آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ یہ کلام ہے۔

کلیسیا میں دولت کی بات کریں۔ اتنی زیادہ دولت کی نمائش پہلے کبھی کیوں نہ ہوئی؟ خوبصورت عبادت گاہوں کے تعداد اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ پہلے کبھی نہ تھی۔ مختلف گروہ [illegible]

مقابلہ کرتے ہیں۔ کہ سب سے بڑا اور عالیشان کون بنا سکتا ہے؟ اور وہ بے حساب لاکھوں روپیہ لگا کر تعلیمی مرکز بناتے ہیں۔ جو ہفتے میں صرف ایک یا دو گھنٹے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ ابنی ہولناک بات نہ ہوتی۔ لیکن وہ تو یہ توقع کرتے ہیں۔ کہ یہ تھوڑا سا وقت جو بچے تعلیم و تربیت پر وہاں صرف کرتے ہیں۔ وہ اس تربیت کی جگہ لے جو انہیں گھروں میں دی جانی چاہیے تھی۔

کلیسیا میں اتنا پیسہ پھینکا گیا ہے۔ کہ مختلف فرقے حصص بانڈ فیکٹریوں، تیل کے کنوؤں اور انشورنس کمپنیوں کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دولت کو فلاح و بہبود اور ریٹائرمنٹ فنڈ میں لگا دیا ہے۔ یہ باتیں اپنی جگہ درست معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن یہ خادموں کے لیے ایک پھندا بن کر رہ گئی ہیں۔ اس لیے کہ اگر وہ مزید روشنی یا خدا کے پیار کی خاطر ان کا فرقہ چھوڑنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو ان کی پنشن جاتی رہتی ہے۔ اکثر لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ اور وہ اپنے دباؤ ڈالنے والے فرقے کے ساتھ منسلک رہتے ہیں۔

اب اس بات کی نہ بھولیں کے یہ آخری دور ہے۔ اور یہ ہم اس [illegible] اسرائیل [illegible] فلسطین

میں واپس چلے گئے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں مانتے ہیں۔کہ وہ آرہا ہے۔تو پھر جو لوگ بڑی بڑی عمارات بنا رہے ہیں۔ان میں کچھ نہ کچھ نقص ضرور ہے یہ کس کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔کہ یہ لوگ یہاں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا منصوبہ بناتے ہیں۔کہ یہ لوگ ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا منصوبہ بنانے بیٹھے ہیں۔یا پھر یسوع کی آمد ابھی سینکڑوں سال کے بعد ہوگی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ کہ آج کل مذہب ایک بڑے تجارتی ادارے کے نام سے مشہور ہے؟ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انہوں نے کلیساؤں میں اپنے روپے کی حفاظت کے لیے بزنس مینجر مقرر کیے ہوئے ہیں۔کیا یہ وہ بات ہے جو خدا چاہتا ہے۔کیا کلام ہمیں اعمال کی کتاب میں یہ نہیں سکھاتا۔کہ سات آدمی جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے تھے۔وہ کاروباری معاملات میں خداوند کی خدمت کرتے تھے۔آپ یقیناً دیکھ سکتے ہیں۔کہ خدا نے یہ کیوں کہا ۔کہ تو کہتا ہے کہ میں مالدار بن گیا ہوں۔لیکن میں نے ایسا کبھی نہیں کہا۔

ریڈیو پروگرام۔ٹیلی ویژن پروگرام اور مختلف کلیسیائیں اس طرح کی جدوجہد کر رہی ہیں۔جن پر لاکھوں ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ یہ ہیں کلیسیا میں دولت کی کشش

سے بہائی جا رہی ہے۔تو بھی کام اس طرح نہیں کیا جا رہا جسطرح کے بغیر پیسے کے لیے کیا جاتا تھا۔لوگ پورے طور پر روح القدس کی قابلیت پر بھروسہ رکھتے تھے۔

تنخواہ حاصل کرنے والے مناد میں مددگار ہیں۔میں موسیقی اور تعلیم کے خادم گانے والے نگہبان پروگرام اور ضیافت ہے ان سب پر رقم خرچ ہوتی ہے۔لیکن ان کے باوجود بھی قوت کم ہوتی جا رہی ہے۔ہاں کلیسیا مالدار ہے۔لیکن اس وقت نہیں خدا اپنے روح کے وسیلے سے جنبش کرتا ہے۔نہ کہ پیسے کی بہتات یا کلیسیا میں توڑے کے ذریعے۔

اب میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔کہ پیسے کی یہ لگن کس قدر شیطانی بن کر رہ گئی ہے۔کلیسیا ہمیں ممبر بنانے میں مشغول میں خاص کر دولت مند مذاہب کا اس قدر پرکشش اور پرتاثر بنانے کی ایسی پکا ہے کہ دولت مند اور تہذیب لوگ جو دنیاوی عزت کے مالک ہیں۔اندر آئیں۔اور کلیسیا میں کام کریں۔کیا ہو یہ نہیں سمجھ سکتے ۔کہ اگر روحانیت کی کسوٹی دولت ہے۔تو دنیا کے پاس پہلے ہی خدا موجود ہے اور خدا کا سب کچھ رکھتی ہے۔

لیکن کلام ایسا کہتا ہے یا نہیں؟

"تو کہتا ہے کہ میں مالدار بن گیا ہوں۔ لفظی طور پر اسکا مطلب ہے کہ میرے پاس روحانی دولت ہے۔ یہ ہزار سالہ بادشاہت کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ جسمیں سونے کی کڑیاں اور خدا کی حضوری ہوگی۔ لیکن میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ ایسا ہوگیا۔ کلیسیا سچ مچ خدا کے روحانی باتوں میں دولت مند ہے؟ آیئے ہم اس بیسویں صدی کے اور یکیانی تکبر کا کلام کی روشنی میں جائزہ لیں۔

اگر کلیسیا حقیقت میں روحانی طور پر دولت مند ہوتی۔ تو اس کا اثر قومی زندگی میں محسوس کیا جاتا۔ لیکن اصل میں معاشرے کے یہ برائے نام روحانی اور بااثر لوگ کس قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ باہر گردونواح اور بہتر درجہ ے اطلاح میں بیویوں کو ایک دوسرے سے بدلنے کی کثرت فاحشہ پن اور جھگڑا کرنے والے بچوں کی ٹولیاں جائیداد کو زبردست نقصان پہچاتی ہیں۔ یہ بد اخلاق آزادنہ جنسی تعلقات کے عمل۔ نشہ بازی کے عادی جوأ بازی۔ چوری اور ہر قسم کی برائی مین زمانوں ۔۔۔۔۔ سے زیادہ عروج پر پہنچ چکی ہے اور کلیسیا میں تقاضا کئے جا رہی ہے کہ یہ نسل کس قدر عمدہ ہے۔ گرجے کس قدر بھرے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ ملکی

لوگوں کو ڈاکٹروں کی طرف منبدول کر دیا ہے۔ خاص کر ماہر نفسیات کی طرف۔ پھر یہ روحانی طور پر دولت مند ہونے کی یاوہ گوئی کیونکر کرسکتی ہے۔ یہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ یہ سچ نہیں ہے۔ وہ دیوالیہ ہیں۔ اور اسکو نہیں جانتے۔

اپنے ارد گرد اچھی طرح سے دیکھئے۔ جو لوگ آپ کے پاس سے گزرتے ہیں۔ ان کا جائزہ لیں۔ اس بھیڑ میں سے جسے آپ دیکھتے ہیں کیا آپ ایسے لوگوں کو پہچان سکتے ہیں۔ جن کی وضع مسیحی ہو؟ جس طرح کا وہ لباس پہنتے ہیں۔ اسے دیکھئے۔ انکے اعمال کو دیکھئے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اسے سنیے۔ جہاں وہ جاتے ہیں اسے دیکھئے۔ یقیناً جو ہمارے پاس سے گزرتے ہیں ان میں سے نئی پیدائش کے کچھ ثبوت ہونگے۔ لیکن وہ ہوں گے ۔ بہت کم اس کے باوجود بھی بنیادی نظریے کی کلیسیا ئیں ہمیں بتا رہی ہیں۔ کہ ان کے درمیان لاکھوں نجات یافتہ بلکہ روح سے معمور لوگ ہیں۔ روح سے معمور؟ کیا آپ ایسی عورت کو روح سے معمور کہیں گے ۔ جس نے گھنگھریالے بال بال گندھے ہوئے ہیں۔ اور وہ نیکریں۔ اور پتلونیں۔ گلے میں گلوبند اور مختصر سا

ادھر گھومتی ہیں؟ اگر وہ مسیحی عورتوں کی طرح حیادار لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کرتیں اور مجھے ان کی بے حیائی کے منظر کی گواہی دینی پڑتی تو میں یہ سوچنے سے بھی نفرت کرتا۔ کہ وہ کس کی مانند ہیں۔

میں یہ جانتا ہوں کہ یہ سٹائل عورتیں نہیں نکالتیں۔ بلکہ یہ سب کچھ ہالی وڈ کرتا ہے۔ لیکن اے خواتین سنیئے۔ وہ اب بھی بالوں کی زیبائش کے سامان اور سلائی کی مشینوں کو بیچتے ہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کہ جو کچھ دوکانوں میں ہے۔ آپ اسے خریدیں۔ اور ایک بہانے کے طور پر استعمال کریں۔ یہ نہایت ہی سنجیدہ بات ہے۔ جسے میں کر رہا ہوں۔ کیا آپ نے کلام میں یہ نہیں پڑھا۔ کہ جب ایک مرد کسی عورت کی طرف دیکھ کر اپنے دل میں اس کی خواہش کرتا ہے۔ تو وہ اپنے دل میں اس سے زنا کر لیتا ہے۔ فرض کیجئے کہ آپ نے اس قسم کو بھی اس کا شریک کرتا ہے۔ اگرچہ آپ ایک حقیقی کنواری ہونے کی حیثیت سے اس قسم کی خواہشات نہیں رکھتیں ۔اور آپ اس سے بے خبر بھی ہیں۔ تو بھی خدا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے اور آپ کی بھی عدالت کی جائے گی۔

میں جانتا ہوں کہ خواتین اس قسم کی منادی کو پسند نہیں

کرتیں۔ لیکن بہن جو کچھ آپ کر رہی ہیں۔ اس میں آپ سخت غلطی بھی ہیں۔ بائبل آپ کو بال کٹوانے سے منع کرتی ہے۔ اس میں آپ سخت غلطی میں ہیں۔ بائبل آپ کو بال کٹوانے سے منع کرتی ہے۔ خدا نے یہ پردے کے لیے دیئے ہیں اس نے آپ کو حکم دیا ہے۔ کہ یہ کاٹے نہ جائیں۔ یہ آپ کی زینت ہیں۔ جب آپ اپنے بالوں کو کٹواتی ہیں۔ تو اسے سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے شوہر کو اپنا سر تسلیم کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آپ حوا کی مانند الگ ہو کر اپنی مرضی کے مطابق چلنے لگی ہیں۔ آپ نے ووٹ لینے کا حق حاصل کیا ہے۔ آپ نے مردوں کے پیشے اختیار کر لیے ہیں۔ آپ نے نسوانیت کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ کو توبہ کر کے خدا کے پاس واپس آنا چاہیے۔ اور جب یہی خرابی بس نہ ہوئی تو آپ کی ایک بڑی تعداد نے یہ رویہ اختیار کیا۔ کہ آپ پلپٹ اور کلیسیائی عہدوں پر جسے خدا نے مردوں اور صرف مردوں کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ قبضہ کر سکتی ہیں اب میں نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے کہ یہ ایسے نہیں؟ بہت اچھا مجھے کلام میں سے کوئی ایک حصہ دکھائیں۔ جہاں خدا نے کسی عورت کو منادی

کچھ میں نے کہا ہے ہیں اس لیے معافی مانگوں گا۔آپ مجھے غلط نہیں پاسکیں گے۔ میں نے اس لیے درست ہوں کہ میں کلام کے ساتھ کھڑا ہوتا رہوں۔اگر آپ روحانی طور پر مالدار ہوتے تو آپ جانتے کہ یہ سچ ہے ۔کلام کے علاوہ اور کچھ سچ نہیں۔ پولس نے کہا'' اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر اختیار رکھے''۔آپ افسیون کے چوتھے باب کی پانچ خدمتوں میں حصہ دار ہوکر مردوں پر اختیار نہیں رکھ سکتیں۔بہتر ہوتا کہ آپ کلام کو سنیں۔ چونکہ کلام اور روح ایک ہیں۔اس لیے یہ کسی روح سے معمور شخص کی زندگی میں خدا کا ظہور نہ تھا۔جس نے آپ کو بتایا کہ آپ منادی کریں۔

وہ تھی یہی بات کرتے تھے۔کسی نے غلطی کی ہے۔تو کوئی بیوقوف بنا پیشتر اس کے کہ مزید اردیر ہوکر بیدار ہوجائیں۔شیطان نے حوا کو بیوقوف بنایا جو کہ آپ کی ماں تھی۔اور اپنے بیٹوں کو بھی بیوقوف بنارہا ہے کہ کاش خدا آپ کی مدد کرے۔

''اور کسی چیز کے محتاج نہیں۔اب جب کوئی شخص یہ کہتا ہے ۔کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔تو وہ بڑی صفائی [illegible]

میرے پاس سب کچھ ہے۔یا پھر وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ''چونکہ اب میں بھرا ہوا ہوں۔اسلیے کہ مجھے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔آپ اس کو کس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔لیکن یہ سب کچھ اس حقیقت کی غماری کرتا ہے۔ کہ کلیسیا مطمئن ہے۔جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اسی سے مطمئن ہے۔وہ سمجھتی ہے کہ اس کے پاس یا تو سب کچھ ہے۔یا کافی ہے اور یہ وہی بات ہے جو ٹھیک ان دنوں میں ہم پاتے ہیں۔وہ کون سی مشن یا فرقہ ہے۔ جو یہ دعوٰی نہیں کرتا۔کہ ان کے پاس مکاشفہ قوت اور سچائی ہے؟ بیپٹسٹ لوگوں کو سنئے۔تو ان کے پاس یہ سب کچھ ہے چرچ آف کرائسٹ کو سنیئے۔تو ان کی نظر میں ان کے علاوہ باقی سب غلط ہیں۔اور جو کچھ پینتی کاسٹل کہتے ہیں۔اسکو سنیئے تو ان کے پاس معموری کی معموری ہے۔اب وہ جانتے ہیں کہ میں ان کے متعلق سچی باتیں بتا رہا ہوں۔اس لیے کہ انکا دستور العمل اس سے مختلف کچھ نہیں کہتا۔انہوں نے یہ سب کچھ اس خوبصورتی سے مرتب کیا اور اپنے نام اس میں درج کر کے بند کردیا۔گویا یہ ایسے ہے جیسے کہ خدا کے پاس اور کچھ نہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس سے زیادہ کچھ [illegible]

لیے وہ چاہتے تک نہیں۔ گو کہ یہ کلام کے اندر موجود ہے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں۔ کہ اگر خدا آصمان کو ان پر کھول دے۔ اوران کو نشانات دکھائے۔ تو روح القدس کو حاصل ہی نہ کریں گے۔

اب وہ سب یہ کہہ اور ثابت کررہے ہیں۔ کہ ان کے پاس سب کچھ ہے۔ یا کافی ہے تو بھی کیا یہ درست ہے؟ اس بیسویں صدی کی کلیسیا کا موازنہ پہلی صدی کی کلیسیا کے ساتھ کریں۔ آگے بڑھیئے اوراس طرح کیجئے۔

قوت کہاں ہے؟ محبت کہاں ہے۔ وہ پاکیزہ کلیسیا کہاں ہے؟ آپ اسے نہیں کر سکتے۔ اگر اس کلیسیا کے پاس وہ سب کچھ ہے۔ جس کی اسے ضرورت ہے۔ تو وہ اعمال کی کتاب میں خدا کے سامنے اور زیادہ کی فریاد کیوں کرتے ہیں۔ جیسے کہ ان کے پاس بالکل کچھ نہیں۔ اگرچہ جو کچھ آج کل ہمارے پاس ہے۔ ان کے پاس اس سے کہیں زیادہ تھا؟

اب وہ کچھ خدا نے دیکھا۔ وہ اس سے مختلف تھا۔ جو انہوں نے کہا۔ کہ وہ دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مال میں دولت منداور روحانی طور دولت مند ہیں۔ وہ پہنچ چکے تھے۔ وہ کسی چیز کے محتاج نہ تھے۔ لیکن خدا نے

جانتے لیکن تو کمبخت خوار۔ غریب اندھا اور ننگا ہے"۔ جب لوگ اسطرح کے ہوں۔ خاص طور ننگے اور وہ اس سے ناواقف ہوں۔ تو پھر ان میں کچھ نہ کچھ ہولناک غلطی ہوتی ہے۔ یقیناً کچھ نہ کچھ سرزد ہونے والا ہے۔ کیا یہ نہیں کہ خدا نے ان کی آنکھوں کو اس طرح اندھا کر دیا ہے۔ جس طرح کہ اسنے یہودیوں کو کیا تھا؟ کیا تواریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ یہ ایسے ہے۔

خدا کہتا ہے کہ لودیکیائی کلیسیا کا یہ زمانہ کمبخت ہے۔ یہ لفظ دو یونانی الفاظ سے نکلا ہے۔ جن کا مطلب ہے۔" برداشت اور آزمائش۔ اور اس کا آزمائشوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ جو ہر ایک مسیحی پر آتی ہیں۔ اس لیے جو مسیحی آزمائشوں میں سے گزرتے ہیں خدا ان کو مبارک کہتا ہے۔ اوراس کا انجام خوشی ہے جہاں اس جملے کا انداز بیان۔ کمبخت اور خوار ہے۔ یہ کس قدر عجیب ہے اس بہتات کے زمانے ہیں۔ ترقی اور کثرت کے زمانے میں آزمائشیں کس طرح ہو سکتی ہیں اچھا اب یہ حیرت انگیز ہے۔ لیکن اس بہتات اور مناسب وقت کے زمانے میں جب ہر ایک کے پاس اتنا زیادہ ہے۔

ایجادات سے اپنا کام کرنا اور کئی قسم کی چیزوں کا جو ہمیں خوشی دیتی ہیں کیا فائدہ؟ دفعتاً ہم دیکھتے ہیں کہ دماغی امراض ایک ایسا گھنٹہ بجاتی ہیں۔ جیسے کہ وہ قوموں کو خبر دار کر رہی ہیں۔ جب ہر ایک کے سامنے غمی کی کوئی بات نہیں اور ان کو خوشی رہنا چاہیئے۔ تو لاکھوں لوگ رات کو نیند آور صبح کو مستعدی کی گولیاں کھاتے ہیں۔ وہ ڈاکٹروں کی طرف بھاگتے اداروں میں داخلہ لیتے اور شراب کے ذریعے نامعلوم خوف کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہاں یہ زمانہ اپنے مال و دولت کے ذخیروں پر فخر کرتا ہے۔ لیکن لوگ پہلے کی نسبت بہت کم یقین رکھتے ہیں۔ یہ دور بہتر اخلاقی قدروں پر فخر کرتا ہے ۔لیکن طوفان نوح سے لے کر اب تک وہ سب سے برا ہے۔ یہ علمیت اور سائنس کی باتیں کرتا ہے۔ لیکن یہ ہر میدان میں ناکافی کی جنگ لڑ رہا ہے اسلیے کہ انسانی دماغ روح اور جان ان تمام تبدیلیوں کے ساتھ جو زمین پر واقع ہوئی ہیں۔ سمجھ کر ہم قدم ہو کر چل نہیں سکتا ۔ایک پشت میں ہم گھوڑے اور بگھی کے زمانے سے خلائی زمانے تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ہم متکبر بن کر اس میں پھولے نہیں سماتے۔ لیکن اندر تاریک اور خالی غار

انسان کا دل خوف کے باعث جا رہا ہے اور دنیا اس قدر تاریک ہو چکی ہے۔ کہ اس دور کو بڑی اچھی طرح اعصابی دور کہا جا تا سکتا ہے۔ یہ گھمنڈ کرتا ہے۔ لیکن وہ اس کی ہمت افزائی نہیں کرتا۔ یہ سلامتی کے لیے چلاتا ہے۔ لیکن سلامتی ہے نہیں۔ یہ چلا رہا ہے۔ کہ اس کے پاس ہر چیز کی بہتات ہے لیکن یہ خواہشات سے اس طرح چل رہا ہے۔ جس طرح کہ غیر مطمئن آگ ''خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ شریر کے لیے کوئی سلامتی نہیں''۔

''وہ خوار ہیں''۔ اسکا مطلب ہے کہ وہ رحم کے قابل ہیں۔ قابل رحم اور رحم سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ غرور سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو کچھ ان کے پاس ہے۔ وہ اس پر ڈینگ مار رہے ہیں۔ لیکن جو کچھ ان کے پاس ہے وہ وقت کے امتحان میں پورا نہ اتر سکے گا۔ انہوں نے خدا کے کلام کے مکاشفہ کے چٹان کی بجائے ریت پر بنیاد کھڑی کی ہے۔ جلد ہی زلزلہ آگے گا۔ جلد ہی خدا کے عذاب کے عدالت کی آندھی چلے گی۔ تو پھر اچانک تباہی آئے گی۔ اور ان کی تمام جسمانی تیاری کے باوجود جو کچھ زمین پر آئے گا۔ جدوجہد کے باوجود اپنی مخالفت

شک باعث رحم ہیں۔ان بچاروں پر رحم کریں۔جوان آخری دلوں میں عالمگیر کلیسیائی تحریک میں ہیں۔اس لیے کہ وہ اسے خدا کی تحریک کہتے ہیں۔جب کہ یہ شیطانی ہے۔ان پر رحم ہو۔تنظیمی لعنت کو نہیں ان پر رحم ہو جن کے پاس بہت زیادہ خوبصورت گرجے ہیں۔ پاسٹر کے لیے اس قدر خوبصورت رہائش گاہ ہیں۔عمدہ تربیت یافتہ گانے والی پارٹیاں دولت کی اس قدر نمائش ۔اور اس قدر پرسکون اور قابل تعظیم طریقہ عبادت ان پر رحم کریں۔اور ان سے عداوت نہ رکھیں۔پرانے ذخیرہ خانوں کی طرف لوٹیے مدہم والوں کمرے کی طرف لوٹیے ۔تہہ خانوں میں واپس آیئے۔دنیا کی طرف کم اور خدا کی طرف زیادہ لوٹیں۔ان پر رحم کریں۔جو اپنے بڑے دعوے کرتے ہیں اور اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ان کو قابلِ رحم محسوس کریں۔اسلیے کہ وہ جلد ہی قابلِ غضب ہونگے۔

''وہ غریب ہیں''۔بے شک اس کا مطلب روحانی عزت ہے۔اس دور کا نشان ختم ہونے والا ہے۔عظیم اور کثیر تعداد میں گرجے جن میں زیادہ سے زیادہ لوگ اور گویا روح القدس کا زیادہ سے زیادہ ظہور۔لیکن بھری

حاضری خدا کی طرف سے جواب نہیں۔اس لیے کہ جو لوگ گرجے کی وعظ گاہوں کے پاس آتے ہیں۔ان میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو خدا کے ساتھ چلتے ہیں اور عظیم بشارتی مہمات ختم ہو جاتے کہ بعد وہ لوگ کہاں جاتے ہیں۔جو گرجا گھروں کی قطاروں سے آگے آتے ہیں؟انہوں نے ایک شخص کو سنا۔انہوں نے اپیل کو سنا۔وہ جال میں پھنس گئے لیکن وہ چھوے نہ تھے۔بلکہ مچھلی کی طرح وہ پھر اپنے پانی میں چلے گئے۔

اس کے علاوہ کلوسالیلیا کے متعلق بہت گفتگو ہو رہی ہے۔یہ روح القدس کے چشمے کا ایک ثبوت سمجھا جاتا ہے اور لوگ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ایک بہت بڑی بیداری کے اندر ہیں۔لیکن بیداری ختم ہو چکی ہے۔امریکہ کو آخری موقع 1958ء میں ملا۔اب بیگانہ زبانیں جس طرح بیلشزر کی ضیافت میں دیوار کے اوپر ظاہر ہوئیں۔ اسی طرح یہ خدا کے منڈلاتے ہوئے غضب کا ایک نشان ہیں۔کیا آپ کو علم نہیں کہ آخری دنوں میں بہترے آئیں گے اور کہیں گے کہ اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے بنوت نہیں کی؟اور تیرے نام سے

نہیں دکھائے اور وہ کہے گا کہ اے بدکارو! میرے پاس چلے آؤ میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی۔

متی 23-22:7 یسوع نے کہا کہ وہ بدکار ہیں۔ تو بھی آپ کسی ایسے شخص کو لائیں گے۔ جو بیماروں کے لیے دعا کر سکے اور وہ اپنے ہاتھوں میں تیل اور خون لیے ہوئے جماعت میں رونما ہوگا۔ وہ نبوت اور ہر طرح کی فوق الفطرت کام کرے گا۔ اور لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے۔ اور قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ مذہبی شور مچا کر پیسہ بناتا اور گناہوں میں زندگی بسر کرتا ہے۔ ایک ہی جواب جو وہ دے سکتے ہیں۔ وہ بائبل کے الٹ ہوتا ہے کہ ”اچھا! چونکہ اس کی خدمت کے نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اسلیے ہو لازمی طور پر خدا کی طرف سے ہے۔ یہ کس قدر ہولناک ہے۔ حقیقت میں یہ دور خدا کی روح کے تعلق سے کس قدر غریب ہے۔ اور بیچارے غربت کے مارے اس بات سے واقف تک نہیں۔

”تو اندھا اور ننگا ہے“۔ اب یہ حقیقت میں مایوس کن ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص اندھا اور ننگا

کہ وہ اندھے اور ننگے ہیں۔ اور اس کی پہچان تک بھی نہیں کر سکتے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ روحانی طور پر اندھے اور روحانی طور پر ننگے ہیں۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ جو الیشع اور جیجازی کو چاروں طرف سے درامی فوجوں نے گھیرا ہوا تھا؟ آپ یاد کریں گے کہ الیشع نے ان کو خدا کی قدرت کے ذریعے اندھا کر دیا۔ تو بھی ان کی آنکھیں کھلی تھیں۔ اور وہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ کدھر جا رہے ہیں۔ یہ اندھا پن اسطرح نرالا تھا۔ کہ وہ بعض چیزوں کو دیکھ سکتے تھے۔ لیکن بعض چیزوں مثلا الیشع اور اسکے اور اسرائیلی ڈیروں کو دیکھنے سے معذور تھے۔ جو کچھ یہ فوج دیکھ سکتی تھی وہ ان کے فائدہ مند نہ ہو سکی۔ اور جو چیز وہ دیکھ سکتی تھی وہ ان کو اسیری کے اندر لے آئی۔ اب اس کا ہمارے لیے کیا مطلب ہے؟ اس کا ٹھیک وہی مطلب ہے۔ جو ماضی میں یسوع کی زمینی خدمت کے دوران تھا۔ اس نے سچائی سکھانے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے اسکو نہ سنا۔

یوحنا 40-9:41 ”جو فریسی اسکے ساتھ تھے انہوں نے یہ باتیں سن کر اس سے کہا کہ ہم بھی اندھے ہیں؟ یسوع نے ان سے کہا کہ ”اگر تم اندھے ہوتے۔ تو گنہگار

گناہ قائم رہتا ہے۔اس دور کا یہ ٹھیک وہی ہے۔ جو اس زمانے میں تھا۔لوگوں کے پاس سب کچھ ہے۔ وہ یہ سب جانتے ہیں۔اور ان کو سکھایا نہیں جا سکتا۔ اگر کلام میں سچائی کا کوئی نکتہ اُٹھتا ہے اور ایک شخص مخالف نظریات کے حامل کے سامنے اپنے نظریات کچھ پیش کرتا ہے۔تو سننے والا شخص اس خیال سے ہرگز نہیں سنتا کہ وہ کچھ سیکھ رہا ہے۔ بلکہ ان کی مخالفت کرنے کے لیے سنتا ہے۔ یہاں میں ایک سیدھا سا سوال پوچھتا ہوں۔کہ کیا کلام۔کلام کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے؟ کیا بائبل بائبل کی تردید کرسکتی ہے؟ کیا کلام کے اندر جو سچائی ہے۔اسکی ایسی دو تعلیمں ہوسکتی ہیں جو ایک دوسرے کو کاٹتی ہوں؟ نہیں یہ ایسے نہیں ہوسکتا۔تو اس سچائی کی نسبت جہاں تک میں جانتا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں۔کہ تمام کلام خدا کی طرف سے عنایت کیا گیا اور یہ سب تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت وغیرہ کرنے کے لیے فائدہ مند ہے۔اور اگر تمام کلام اس طرح دیا گیا ہے تو پھر اگر ہر آیت کو موقع دیا جائے تو وہ آپس میں جوڑی جاسکتی ہے۔لیکن کتنے ہیں جو پیشتر سے مقرر کئے جانے اور ہلاکت کی علامت

سنیں گے۔تاہم یہ دونوں کلام کے اندر ہیں۔اور ان کو کوئی چیز بدل نہیں سکے گی۔لیکن اس کے متعلق سیکھا اور ان تعلیمات کی سچائی کا دوسری سچائی سے جو مخالفت کوئی معلوم ہوتی ہے۔میل کرنے کے لیے وقت نہ لگے گا۔لیکن وہ اپنے کانوں کو بند کرکے دانتوں کو پیسنے اور یوں سب کچھ لکھ بیٹھتے ہیں اس دور کے آخر میں ایک نبی آئے گا لیکن جو کچھ وہ کریگا اور کہے گا۔اس کی طرف سے ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی۔ وہ اپنی درستگی پر مطمئن ہونگے۔اور اپنے اندھے پن کی وجہ سے سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔

اب خدا کہتا ہے کہ وہ اندھے اور ننگے ہیں۔ میں اس سے زیادہ ہولناک بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ ایک اندھا اور ننگا ہے۔اور وہ اس بات کو جانتا تک نہ ہو۔ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے وہ دماغی توازن کھو چکا ہے وہ پہلے گہری غفلت میں گھرا ہوا ہے اور اس کی ذہنی قوت ختم ہو چکی ہے۔اور روحانی نسیان کا شکار ہو چکا ہے۔اس کا اور کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ کیا اسکا مطلب ہے کہ لوگوں نے خدا کو اپنے ذہنوں سے اس حد تک باہر نکال دیا ہے۔کہ وہ بالکل ویسے ہی ہو رہا ہے

طرح انہوں نے خدا کو پہچاننا پسند کیا۔ اس طرح خدا نے بھی انکو ناپسند عقل کے حوالے کر دیا۔ کہ نالائق حرکتیں کریں۔ یقیناً یہ ایسے ہی لگتا ہے کہ اس طرح کی کوئی بات وقوع میں آ رہی ہے۔ یہاں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ اور وہ خدا کو جانتے ہیں اور ان کے پاس خدا کا پاک روح ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اندھے اور ننگے ہیں ۔ اور اس بات سے آگاہ تک بھی نہیں۔

وہ پہلے ہی فریب کھا چکے ہیں۔ ان کے اندر غلط روح ہے برگزیدہ لوگوں کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن جو ظاہر ہے کہ باقی لوگ فریب کھا چکے ہیں۔ یہ وہ جنہوں نے خدا کے کلام کو رد کر دیا ہے۔ اور یوں وہ اندھے ہو چکے ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے خدا کی مخالفت کو ترک کر کے نجات کے لیے اپنا راستہ بنانے کی کوشش میں اپنی برہنگی کو بے پردہ کر دیا۔ یہ لوگ جب اپنی جنرل اسمبلیز اور کونسلیں بناتے ہیں کہ تو گویا اپنی طرف ہی نظروں میں کس قدر خوبصورتی سے ملبوس ہوتے ہیں۔ لیکن اب خدا ان کو ننگا کر رہا ہے۔ اور وہ ننگے ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ان فرقوں نے انکی رہنمائی مخالف مسیح کے لشکر کی [illegible]

جلائے جانے کے لیے کڑوے دانوں کے کھیتوں کی طرف وہ یقیناً قابلِ رحم ہیں۔ ہاں آپ ان پر رحم کریں۔ ان کو خبردار کریں۔ انکی منت سماعت کریں۔ تو بھی وہ سیدھے ہلاکت کی راہ پر چلے جا رہے ہیں۔ اور جب ان لوگوں کو جو جلتی لکڑیوں کی مانند ہی بچانے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ بڑے قہر کے ساتھ اس سے منحرف ہو جاتے ہیں بے شک وہ خوار تو ہیں۔ لیکن وہ اس کو جانتے نہیں۔ بلکہ وہ اس کے برعکس بے حس اور امید سے دور ہٹ کر ایک ایسی چیز کو بدل دے رہے ہیں جو در حقیقت انکی شرمندگی ہے۔ اور اگرچہ اب وہ کلام سے سرکشی کر رہے ہیں تو بھی ایک دن اسی کے ذریعے انکی عدالت ہوگی اور انہیں اپنے ہولناک جرم کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

”زمانوں کو آخری مشورہ“

مکاشفہ 3:19-18